www.islamiurdubook.blogspot.com

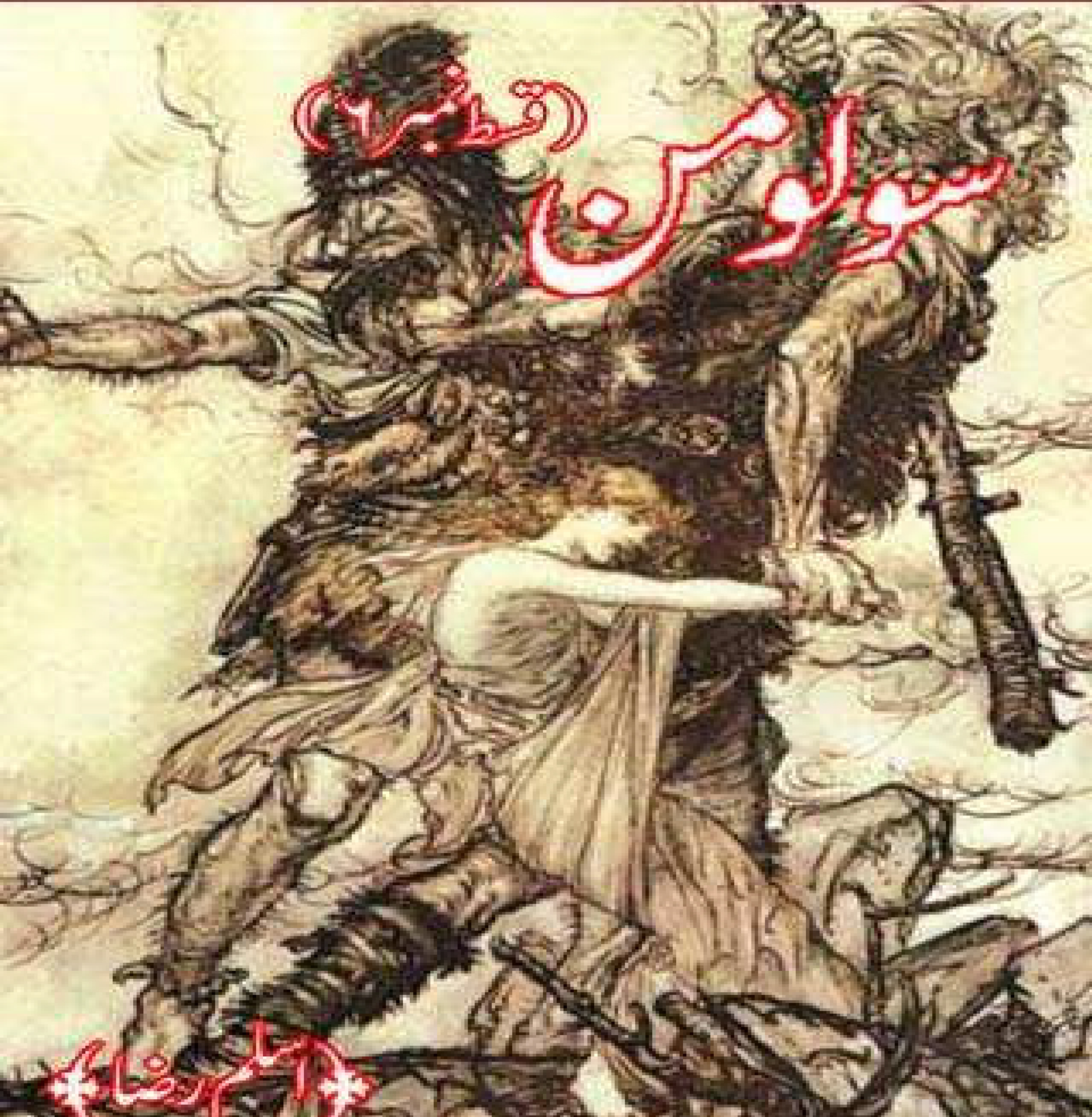

www.islamiurdubook.blogspot.com

جھونپڑی میں ہمارے علاوہ جوشو اور اس کے ساتھ دو اشخاص اور بھی تھے۔ ان میں سے ایک وہ تھا جس نے ہمیں پیچھے سے دھکا دیا تھا اور ہمارے ساتھ ہی جھونپڑی میں داخل ہوا تھا۔ دونوں ہی شکل سے بڑے خوفناک لگ رہے تھے۔ ان کے جسم پہلوانوں کی طرح خوب تندرست و توانا تھا۔ جوشو سامنے ایک کرسی نما موڑھے پر بیٹھا تھا جبکہ ہم اس کے سامنے زمین پر جادوئی جالے میں جکڑے پڑے تھے

"سیڈھا!۔۔۔ تم خوش قسمت ہو کہ پچھلی بار کی طرح کل بھی بچ نکلے مگر آج میں دیکھتا ہوں کہ تم مجھ سے کیسے بچتے ہو۔" جوشو نے تیز و تند لہجے میں کہا۔

"جوشو!۔۔۔ خوش قسمت تو تم تھے جو بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ آج بچ کر نکل سکو تو مانوں۔" میں نے سیڈھا کے چہرے کا رنگ فق پڑتے دیکھ کر اس کا حوصلہ بڑھانے کے لیے کہا۔

جوشو نے چونک کر میری طرف دیکھا۔

"تم کون ہو بچے؟" جوشو کے لہجے میں حیرت عیاں تھی۔ ظاہری بات ہے وہ حیران تھا ایک نوجوان کس طرح اسے چیلنج کر رہا ہے۔

"میری عمر کو تم چھوڑو۔۔۔ اپنی فکر کرو۔" میں نے اسی طرح کڑک لہجے میں کہا۔

"اس کی ٹانگ میں توڑتا ہوں" ایک آدمی نے کہا جس نے ہمیں پیچھے سے دھکا دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا۔ جوشو نے بھی اس کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔ اس نے ایک دم سے ہاتھ بڑھا کر میری ایک ٹانگ پکڑنے کی کوشش کی۔ مگر اسی لمحے میں نے اونچی آواز میں آیت کریمہ کا ورد کیا اور اپنی ارتکاز توجہ کی کوشش سے جادوئی جالے کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔

شاید وہ پہلوان اس جالے سے واقف نہ تھا اس لیے اس بات کا

www.islamiurdubook.blogspot.com

احساس کیے بغیر ہی اس نے میری ٹانگ پکڑ لی۔ مگر اس سے پہلے کے وہ کوئی داؤ آزماتا، میں نے ارتکاز توجہ کی قوت سے اسے جھونپڑی کے دروازے کی طرف زور سے دھکیل دیا۔ وہ ایک جھٹکے سے تقریباً اڑتا ہوا دروازے سے ٹکرایا اور دروازہ توڑتا ہوا باہر جا گرا۔ اس سے پہلے کہ دوسرا پہلوان اپنے حواس بحال ہونے دیتا۔ میں نے اسے ارتکاز توجہ سے اٹھا کر دوسری طرف موجود کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔ کھڑکی کے دوسری طرف ایک چھوٹی سی کھائی تھی۔ اس پہلوان کی بس ایک گھٹی گھٹی سے چیخ ہماری سماعتوں سے ٹکرائی اور بس۔ اتنے میں وہ پہلے والا پہلوان اٹھ چکا تھا۔ اور غصے میں بپھرے ہوئے سانڈ کی طرح ڈکراتا ہوا میری طرف بھاگا۔ شاید اس کا ارادہ مجھے ٹکر مارنے کا تھا۔ مگر میں نے بڑی آسانی سے اسے اپنے ارتکاز توجہ سے دوسرے پہلوان کی ہی طرح کھڑکی سے باہر اچھال دیا۔ وہ بیچارہ تو

تک بھی نہ سکا۔ ان کی طرف سے فارغ ہو کر میں جوشو کی طرف متوجہ ہوا جو اسی آرام سے اپنی نشست پر براجمان تھا۔ بس اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔

"اب تمہارا کیا جانے کا ارادہ ہے؟" میں نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

جوشو نے چونک کر مجھے دیکھا جیسے وہ ایک دم سے کسی خواب سے بیدار ہوا ہو۔ پھر بدستور حیرت زدہ انداز میں تقریباً لاشعوری انداز میں بولا۔

"میں نے آج تک کسی کو اس جادوئی جالے سے آزاد ہوتے نہیں دیکھا۔ یہ تم نے کیسے کر لیا؟"

"تم اس چھوٹی سے بات کو چھوڑو۔۔ یہ بتاؤ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔" میں نے جان بوجھ کر اس پر رعب ڈالتے ہوئے

www.islamiurdubook.blogspot.com

کہا۔ ویسے سیڈ ھا بھی اس وقت سے حیران تھا مگر شاید اس کا تجسس اس جوشو کی موجودگی کی وجہ سے دبا ہوا تھا۔

''ہوں!۔۔۔تو تم اپنی جان کے دشمن ہو ہی گئے ہو۔'' جوشو نے ہنکارہ بھرا۔ شاید اب اسے پچوئیشن کا اندازہ ہو گیا تھا۔ ''میں تو ابھی تک کھیل رہا تھا۔ اب سنبھلو۔''

جوشو نے کچھ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکا اور پھر دوسرا منتر پڑھ کر میری طرف پھونکا۔ میں نے فوری طور پر آنکھیں بند کر کے اپنی روحانی آنکھوں سے اس کے حملے کو دیکھا۔ اس نے بہت ساری اڑنے والی چیونٹیوں کو میری طرف پھینکا تھا۔ مگر دوسرے ہی لمحے میرے کچھ کرنے سے پہلے ہی سیڈ ھا نے کچھ پڑھا اور ایک عجیب و غریب سی ایک مخلوق میرے اور ان اڑنے والی چیونٹیوں کے درمیان حائل ہو گئی اور اس نے بڑے مزے سے تمام چیونٹیوں کو ہڑپ کر لیا۔

جوشو نے گھور کر سیڈھا کی طرف دیکھا۔

''تو تم سمجھتے ہو کہ دونوں مل کر مجھے شکست دے سکوں گے؟'' جوشو کے لہجے میں غصہ نمایاں تھا۔

''جوشو!۔۔۔اب تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔'' سیڈھا نے غصے سے لرزتے ہوئے کہا اور پھر جلدی سے کچھ پڑھ کر اس کی طرف پھونکا۔ میں نے اپنی روحانی آنکھ سے دیکھا کہ بہت سارے بیرے اکٹھے ہو کر جوشو کی طرف بڑھے۔ یہ وہی دو سائی کے گوشت خور بیرے تھے۔ مگر وہ جوشو کے قریب جا کر رک گئے۔ میں نے محسوس کیا کہ جوشو کے جسم کے گرد ایک بہت ہی باریک نیلے رنگ کا حصار قائم تھا۔ شاید اس نے اپنے گرد کوئی حفاظتی حصار قائم کر رکھا تھا۔ وہ حصار ہی ان بیروں کو اپنے قریب آنے نہیں دے رہا تھا۔

''اور بھی کچھ کر سکتے ہو تو آزما لو۔۔۔ پھر نہ کہنا جوشو نے موقعہ نہیں

دیا۔" جوشو نے طنز بھرے لہجے میں کہا۔

سیڈ ہا نے غصے کی حالت میں دو تین اور وار کیے مگر ان سب کا انجام بھی وہی ہوا جو نوسائی کے بیروں کا ہوا تھا۔ وہ جوشو کو چھو بھی نہ سکے۔

"تم بھی اپنے داؤ پیچ آزما لو۔۔۔ بچے!۔۔۔ پھر میری باری ہو گی۔" جوشو نے غرور اور حقارت سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

مجھے احساس تھا کہ جوشو نے اپنے آپ کو حفاظتی حصار میں قید کیا ہوا ہے جو اسے ہر وار سے بچا رہی تھا۔ مگر شاید وہ میرے ارتکاز توجہ کا توڑ نہ کر سکے کیونکہ ارتکاز توجہ کسی بیرے کی مدد سے وار نہیں کرتی۔ یہی سوچ کر میں نے اس پر ارتکاز توجہ آزمانے کی کوشش کی۔ اور پوری توجہ سے اسے زمین سے اٹھا لیا۔ اور وہ اٹھ گیا۔۔۔ جی ہاں!۔۔۔

میرا اندازہ درست تھا۔ اس کا حصار بیروں کے خلاف تو کارآمد تھا مگر میری ارتکاز توجہ کی قوت کے خلاف وہ بالکل زیرو ثابت ہوا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں نے اسے تقریباً پانچ سے چھ فٹ زمین سے اٹھا کر زور سے واپس زمین پر پھینک دیا۔ وہ ایک دھماکے سے گرا اور اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹنے کے قریب تھیں۔

"جوشو!۔۔۔ میں تو تمہیں بہت بڑی طاقت سمجھتا تھا۔ تم تو بالکل ہی بودے نکلے۔" میں نے مایوسانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔ پھر اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر ہی میں نے اپنی ارتکاز توجہ سے اسے جلانا شروع کر دیا۔ جوشو کا جسم آگ میں گھرا ہوا تھا اور اس کے حلق سے چیخیں نکل رہی تھیں کہ اچانک وہ آگ بجھ گئی اور دوسرے ہی لمحے جوشو اپنی جگہ سے غائب تھا۔ میں ہکا بکا اس جگہ کو دیکھے جا رہا تھا جہاں کچھ دیر پہلے جوشو آگ میں جل رہا تھا۔ سیڈھا کی حالت بھی مجھ سے مختلف نہ تھا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"کہاں گیا؟" میں نے بے اختیار سوال کیا۔

"پتہ نہیں۔" سیڈھا نے حیرت سے جواب دیا۔

ابھی ہم حیرت سے نکل بھی نہ پائے تھے کہ اچانک ایک جانی پہچانی آواز ہوا میں گونجی۔

"تم جوشو کی فکر چھوڑو۔۔۔ اور اپنے کام پر روانہ ہو جاؤ۔ یہ ہمارا خاص چیلہ ہے۔۔۔ ہم اسے ابھی مارنا نہیں چاہتے۔"

بلاشبہ یہ آواز جوالا پروہت کی تھی۔ ہم حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ پھر یکا یک میں نے اپنی آنکھیں بند کیں۔ جوالا پروہت ہمارے سامنے ہی کھڑا تھا اور جوشو بھی مودبانہ انداز میں اس کی دائیں جانب کھڑا تھا۔ جوالا پروہت نے میرے روحانی وجود کی طرف دیکھ کر اشارے سے کچھ نہ کرنے کا کہا۔ اور پھر تیزی سے جوشو کا ہاتھ پکڑا اور بہت تیزی سے ہوا میں پرواز کر گیا۔ روحانی پرواز بہت تیز ہوتی ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

اس لیے بظاہر وہ ایک جھنا کا سا ہی تھا۔ مگر چونکہ میں خود اس پرواز کا ماہر تھا اس لیے دیکھ سکتا تھا کہ وہ اسی پرواز کے ذریعے یہاں سے گیا تھا۔ تاہم یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ اس نے جوشو کو کس عمل سے ہمارے آنکھوں سے اوجھل کیا تھا۔ بہرحال یہ اب طے تھا کہ جوشو جوالا پروہت کی امان میں تھا اس لیے اب اس کا کچھ بگاڑنا مشکل تھا اور شاید جوالا پروہت سے ساتھ جنگ کے مترادف ہوتا جو میں قطعاً نہیں چاہتا تھا۔ اس سے تو مجھے بہت کچھ سیکھنا تھا اور یہی میرے افریقا آنے کا مقصود تھا۔

میں نے اپنی پرواز ختم کی تو دیکھا کہ سیڈھا مجھے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا؟" سیڈھا نے بدستور حیرت آمیز لہجے میں پوچھا۔

"جوالا پروہت جی۔۔۔ اسے اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔" میں نے آہستہ سے کہا اور پھر ایک طرف بڑے موڑھے پر بیٹھ گیا۔

سیڈھا بھی خاموشی سے زمین پر ہی بیٹھ گیا مگر میں اس کے چہرے سے اس کے اندر چلنے والی آندھیوں کا اندازہ کر سکتا تھا۔ جس شخص نے اس کے پیارے خاندان کو تباہ کیا اور جس کی خاطر سیڈھا نے اتنے سال ریاضت کی، وہ جوالا پروہت کا چیلا نکلا اور جوالا پروہت ہی اس کو بچا کر لے گیا۔ سیڈھا جس کو اپنا گرو سمجھتا تھا اور جس سے مدد کا خواہاں تھا وہی اس کے دشمن کی بھی مدد کر رہا تھا۔ یقیناً بڑے جذباتی لمحات تھے جن سے وہ گزر رہا تھا۔ ہم تقریباً دس منٹ تک اسی طرح خاموش بیٹھے اپنے اپنے خیالات سے جنگ کرتے رہے اور پھر میں نے ہی اس خاموشی کو توڑا۔

"جوشو جوالا جی کا چیلا ہے۔ انہوں نے ہمیں اس کو بھول جانے کا مشورہ دیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ مناسب وقت نہیں ہے کہ ہم جوشو کو اس کے انجام تک پہنچا سکیں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟" میں نے ایک

طرح سے اسے اپنا فیصلہ سنایا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ جوالا جی کا حکم سر آنکھوں پر۔" سیڈھا نے بیچارگی سے کہا۔ ظاہری بات تھی کہ میری مدد کے بغیر وہ جوشو سے انتقام نہیں لے سکتا تھا اور اگر میں اس پر راضی نہیں تھا تو وہ کیا کر سکتا تھا۔ اس لیے مجبوری کو اس نے اپنی رضا بنانا ہی مناسب سمجھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ اب ہمیں اپنی توجہ سونالی کے انڈے کے حصول کی طرف ہی کرنی چاہیں۔" میں نے جیسے اپنے آپ سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں شاید"۔۔۔ سیڈھا کے انداز میں ابھی تک مایوسی تھی۔

"تم سونالی کے بارے میں کیا جانتے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"کچھ زیادہ نہیں۔ بس ایک پرندہ ہے جو زمین کی گہرائی میں ہوتا ہے۔ اسے اتنی زیادہ حدت کی ضرورت ہوتی ہے کہ جو صرف وہی پر

www.islamiurdubook.blogspot.com

ممکن ہے۔ اگر وہ اوپر زمین پر آنے کی کوشش کرے تو اپنی جان سے جائے گا۔" سیڈھا نے اپنی یادداشت کو ٹٹولتے ہوئے کہا۔

"پرندہ تو اڑتا ہے۔ وہ زمین کی اتنی گہرائی میں کیسے اڑ سکتا ہوگا؟" میں نے حیرت سے پوچھا

"زمین کی بہت سی تہیں ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ جس تہہ میں وہ رہتا ہے وہاں پر بہت بڑا خلاء ہے۔ وہ اسی خلاء میں اڑتا ہے۔ بس یہ بھی سنی سنائی باتیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کسی نے آج تک اسے نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی وہاں تک جا سکا ہے۔ اگر کوئی گیا بھی ہوگا تو کچھ بتانے کے لیے واپس نہیں آسکا۔" سیڈھا نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"میں شاید اپنی روحانی پرواز سے زمین کے اندر جا سکوں۔ ابھی تک ایسا تجربہ میں نے کیا تو نہیں مگر کوشش کرنے میں کیا حرج ہے؟" میں

نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مقصد یہی تھا کہ ان باتوں سے سیڈھا کا دھیان جوشو سے ہٹ سکے۔ اور میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوا تھا کیونکہ اب سیڈھا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

میں نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں اور پھر روحانی پرواز سے آج پہلی بار زمین کے اندر کی طرف گیا۔ مگر سوائے اندھیرے کے۔۔۔ کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ ظاہری بات ہے کہ زمین کی تہوں میں مٹی اور نا معلوم کتنی اقسام کی دھاتیں ہو سکتی ہیں۔ ان کے اندر جا کر آپ کو کیا نظر آ سکتا ہے؟ اس سے مایوس ہو کر میں نے اپنی روحانی پرواز ختم کر دی۔

"کچھ بھی نہیں۔ بس اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں جوالا جی سے مدد مانگنی چاہیے۔" اچانک سیڈھا نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ اگر وہ کچھ جانتے تو ہمیں نہ بتاتے؟" میں نے الٹا سوال کر دیا۔

"ہم نے پوچھا ہی نہیں۔" سیڈ ھا نے سیدھا سا جواب دیا۔

"میں نے پوچھا تو تھا کہ یہ کہاں ملے گا؟" میں نے اسے یاد دلایا۔

"ہاں!۔۔۔یہ تو وہ نہیں جانتے مگر زمین کے اندر کس طرح جانا ہے اور وہ کونسے راستے ہیں جہاں سے ہم زمین کی اس تہہ تک پہنچ سکتے ہیں جہاں پر وہ پرندہ رہتا ہے۔" سیڈ ھا نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پوچھ لیتے ہیں۔ مگر کیسے؟" میں نے اس بار اس کی بات مانتے ہوئے کہا۔ اور کوئی چارہ بھی تو نہ تھا۔

"آؤ!۔۔۔ان سے بات کرتے ہیں۔" سیڈ ھا نے کہا اور پھر مجھے ساتھ لے کر جھونپڑی سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ اسی جگہ موجود

www.islamiurdubook.blogspot.com

تھا جہاں اس نے پہلے بھی ایک بار جوالا پروہت سے بات کی تھی۔
سیڈھا نے وہی عمل دوہرایا تو جوالا پروہت کی تصویر سامنے تھی۔
''حضور!۔۔۔تکلیف دہی کی معذرت!۔۔۔ہمیں سونالی کے انڈے کے حصول کے لیے آپ کی مدد درکار ہے۔'' سیڈھا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔
''تم لوگوں نے جوشو کے بارے میں میرا حکم مان کر اپنی قدر میرے دل میں اور بھی بڑھا لی ہے۔اس لیے میں تم سے بہت خوش ہوں۔ بولو کیا مدد چاہیے؟'' جوالا پروہت نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔شاید وہ ہم سے اس بات کی توقع کر رہا تھا کہ ہم اس سے تکرار کریں گے اور جوشو کو واپس مانگنے کی کوشش کریں گے۔
''حضور!۔۔۔ہم اسے بھول چکے ہیں۔آپ ہماری راہنمائی فرمائیں کہ ہم زمین کے اندر کس طرح داخل ہوں اور کس راستے سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

اس تہہ تک جا سکیں جہاں سونالی پرندہ رہتا ہے۔" سیڈھا نے اسی طرح معصومانہ انداز میں کہا۔ وہ شاید اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔

"شاباش!۔۔۔ جہاں تک زمین میں جانے کی بات ہے۔ ویسے تو بہت سے راستے جاتے ہیں مگر ایک راستہ جو میں جانتا ہوں وہاں سے جانا کسی قدر آسان تو ہے مگر آگے چل کر کیا ہوگا، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اور سلیمان!۔۔۔ ایک بات تمہیں بھی بتاتا چلوں کہ زمین کے اندر تمہارا علم زوجیا تمہاری کچھ زیادہ مدد نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ وہاں بہت زیادہ گرمی ہوگی۔ یہ علم تمہیں اس گرمی سے نہیں بچا سکتا۔ اسی طرح وہاں پر بہت اندھیرا ہوگا۔ تمہارا یہ علم تمہیں وہاں روشنی نہیں دے سکتا۔" جوالا پروہت نے اپنی دانست میں مجھے ڈراتے ہوئے بتایا۔

"پھر ہم کیسے اس سفر کی تیاری کریں۔۔۔ کوئی تو طریقہ ہوگا۔" میں نے اپنے لہجے میں بیچارگی پیدا کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہوں!۔۔۔ میں اپنے ایک خاص چیلے کو صبح تمہارے پاس بھیجوں گا۔ وہ تمہیں وہ تمام چیزیں سیکھائے گا جو تمہیں راستے میں میری سمجھ و بوجھ کے مطابق کام آئیں گیں۔ جیسے پتھروں سے روشنی پیدا کرنا اور اپنے آپ کو بہت زیادہ گرمی اور سردی دونوں سے بچانا وغیرہ۔ پھر وہ تم کو اس راستے پر بھی چھوڑ کر آئے گا جہاں سے تم اپنے زمینی سفر کا آغاز کر سکو گے۔۔۔ بس اس سے زیادہ میں تمہاری کوئی مدد کرنا بھی چاہوں تو نہیں کر سکتا۔" جوالا پروہت نے بڑی سنجیدگی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حضور یہ بھی بہت ہے۔" سیڈھا نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میں بھی خوش تھا کہ اس طرح ہماری ابتدائی مشکلات یقیناً آسان ہو جائیں گیں۔

پھر ہم جوالا پروہت سے اجازت لے کر واپس جھونپڑے میں آ گئے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

اگلے دن ایک ادھیڑ عمر مگر کمزور سا ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ اسے جوالا پروہت نے بھیجا ہے۔ پھر اس نے دو دن تک ہماری تربیت کی۔ اس نے ہمیں وہ علوم سکھائیں جن کی مدد سے ہم کسی بھی پتھر سے توانائی حاصل کر کے اس سے روشنی پیدا کر سکتے تھے۔ پھر اس نے ایک منتر سکھایا جس کے پڑھنے سے چوبیس گھنٹوں تک ہمارے جسم کے گرد ایک حصار قائم ہو جاتا ہے جو ہمیں تیز گرمی اور سردی سے بچاتا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے ہمیں کچھ جڑی بوٹیوں کے بارے میں بھی بتایا جو انسانی جلد پر مختلف قسم کے اثرات کا مقابلہ کرنے میں مدد فراہم کرتی تھیں۔ اس نے بتایا کہ زمین کے بہت سے حصوں میں کچھ ایسی گیسیں پائی جاتی ہیں جو انسانی جسم کے لیے بہت خطرناک ہیں اور ان کے اثرات سے جسم گلنا سڑنا شروع ہو جاتا ہے یا پھر تیز جلنے کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

بہرحال دو دن کی تربیت کے بعد اس نے ہمیں اس سفر کے لیے جانے کی تیاری کرنے کا کہہ دیا۔ تیاری ہم نے کیا کرنی تھی۔ بس کچھ ضروری ضرورت کا سامان لے کر ہم اس کے ساتھ چل پڑے۔

ایک پہاڑی چوٹی سے ہم تو ڑ چھا پرندے پر سوار ہو کر نا معلوم مقام کی طرف چل پڑے۔ معلوم نہیں وہ زمین کا کونسا حصہ تھا کہ جہاں پر زمین کے اندر کسی نے بہت بڑا سوراخ کیا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے کچھ لوگوں نے بہت جدید سامان کے ساتھ زمین میں سرنگ بنائی تھی۔

"یہ وہ جگہ ہے جہاں دو سو لوگوں نے زمین کے اندر جانے کی کوشش کی تھی۔ وہ زمین کے اندر دو میل تک جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ انہوں نے بہت سی دھاتوں کے نمونے بھی اکٹھے کیے تھے مگر پھر کوئی پراسرار واقعہ رونما ہو گیا جس میں زیادہ تر لوگ اپنی جان

www.islamiurdubook.blogspot.com

گئے اور باقی نے اس مشن سے توبہ کی اور یہاں سے بھاگ گئے۔ اس وقت سے یہ سرنگ ایسی ہی ہے اور اس وقت عظیم جوالا جی کی معلومات کے مطابق اس سے زیادہ آسان طریقہ زمین کے اندر دو میل تک جانے کا اور کوئی نہیں ہے۔ ہاں۔۔۔ یہ صرف آغاز ہی ہے۔ اس کے بعد کم از کم تم لوگوں کو آٹھ میل کا سفر مزید طے کرنا ہے۔ اور اس سفر کے بارے میں ہم میں سے کسی کو بھی کچھ علم نہیں ہے۔"

جوالا پروہت کے چیلے نے ہمیں یہ سب کچھ بتایا اور پھر اسی توڑ پھا پرندے پر بیٹھ کر واپس چلا گیا جس پر بیٹھ کر ہم آئے تھے۔

"سیڈھا!۔۔۔ میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں" اس کے جاتے ہی میں نے سیڈھا کو روکتے ہوئے کہا۔

"کیا؟" سیڈھا نے حیرت سے پوچھا

"دیکھو!۔۔۔ اس مشن میں بہت خطرہ ہے بلکہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں

سے کامیابی کی امید نہ ہونے کے برابر ہے۔ میری تو خیر زندگی کا مقصد ہی کچھ ایسا ہے کہ مجھے قدم قدم پر ایسے ہی خطرات کا سامنا ہے مگر میں جان بوجھ کر اپنے کسی دوست کو ایسی خطرناک مہم پر ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ تمہارے سامنے ابھی پوری زندگی ہے۔ تم بہت اچھی زندگی گزار سکتے ہو۔ اور ابھی تمہارا انتقام بھی پورا نہیں ہوا۔" میں نے پر زور لہجے میں کہا۔

"سلیمان!۔۔۔ مجھے میری اپنی نظروں میں مت گراؤ۔ یہ زندگی تمہاری ہی دی ہوئی ہے۔ ورنہ میں نے تو اسے اسی دن ختم کر دیا تھا جس دن میں اپنی طاقت کے نشے میں جوشو سے جا ٹکرایا تھا۔ اگر تم مجھے نہ بچاتے تو شاید وہ دن میری زندگی کا آخری دن ہوتا۔ تم نے میری زندگی بچا کر مجھے ایک نئے جذبے سے روشناس کروایا ہے۔ اور وہ جذبہ ہے دوستی کا۔ اگر تم اپنی دوستی کی خاطر میری جان بچا سکتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہو تو میں تمہارے ساتھ اس خطرناک مہم پر کیوں نہ جاؤں؟ ویسے بھی مجھے اندازہ ہے کہ اگر جوالا پروہت جی ہی جوشو کے محافظ ہیں تو میں شاید کبھی بھی اس سے اپنا بدلہ نہیں لے سکتا۔ اس لیے اب میری زندگی کا مقصد انتقام نہیں بلکہ تمہارے ساتھ دوستی کو نبھانا ہے۔ اور اگر تمہاری ہی بچائی ہوئی جان اس مقصد میں چلی بھی گئی تو کچھ خاص نہیں۔ یہ تمہاری ہی تو ہے۔" سیڈھا نے مسکراتے ہوئے کہا اور میں حیران رہ گیا کہ اس کی سوچ کتنی گہری اور عظیم تھی۔

"پھر بھی۔۔۔ میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔" میں نے کچھ کہنا چاہا مگر سیڈھا نے میری بات کو ٹوکتے ہوئے فوراً ہی کہا۔

"بس۔۔۔ بس۔۔۔ اب زیادہ ضد نہیں۔ ورنہ میں تمہیں بھی جانے نہیں دوں گا۔ اب یہ زندگی تمہارے ہی ساتھ ہوگی۔۔۔ زمین کے اندر یا باہر۔" سیڈھا نے دوٹوک لہجے میں فیصلہ سنا دیا۔ مجھے مجبوراً

www.islamiurdubook.blogspot.com

اس کے سامنے ہتھیار پھینکنے پڑے۔

ہم لوگ اس سرنگ کے دہانے پر پہنچ گئے۔ بہت سے بانس اور تختے لگا کر انہوں نے ایک لفٹ کی طرح ٹرالی بنائی ہوئی تھی۔ اس ٹرالی کی دائیں طرف ایک موٹر تھی جسے ایک جنریٹر کی مدد سے چلایا جاتا تھا۔ مجھے چونکہ جنریٹر کی کچھ شد بد تھی سو میں نے کوشش کر کے اس کو چلا لیا۔ پھر ہم اس ٹرالی میں بیٹھ گئے اور میں نے ارتکاز توجہ سے لیور دبا دیا۔ ٹرالی ایک جھٹکے سے اندر جانے لگی۔ یہ سرنگ تھوڑی سے ڈھلوان کی طرف جاتے جاتے ایک دم سے عمودی رخ اختیار کر گئی۔ ٹرالی کے چاروں طرف رسے بندھے ہوئے تھے۔ بس ہم کو اپنا بیلنس قائم رکھنے میں پرابلم ہو رہی تھی ورنہ یہ ایک مضبوط اور محفوظ سفر تھا۔ سرنگ میں کہیں کہیں بلب لگا کر روشنی کی گئی تھی۔ جو دور سے ہی نظر آنے لگتا تھا۔ تقریباً پانچ منٹ کے سفر کے بعد ایک سٹاپ آ گیا۔ یہاں سے

ہمیں ایک اور لیور دبانا پڑا جس سے یہ ٹرالی اس سے آگے روانہ ہو گئی۔ شاید ان لوگوں نے یہ سٹاپ کسی فنی خرابی کو دور کرنے میں آسانی کے لیے بنایا تھا کیونکہ یہاں بہت سے اوزار اور ایک چھوٹا سے جنریٹر بھی پڑا تھا۔ بہرحال اس سٹاپ کے بعد ایک اور سٹاپ تھا اور پھر اس کے بعد ہم اس سرنگ کے اختتام پر جا پہنچے۔ اس سے آگے ٹرالی کا رستہ نہیں تھا مگر سرنگ آگے کو باقی صاف نظر آ رہی تھی۔ ہم ٹرالی سے اتر آئے اور پھر ہم نے آگے کا سفر پیدل ہی شروع کر دیا۔ یہاں پر اندھیرا تھا اس لیے سیڈھا نے ایک پتھر کو روشن کر کے پکڑ لیا۔ اس پتھر کی روشنی تقریباً ۱۰۰ واٹ کے بلب کے برابر ہو گئی تھی۔ اس روشنی میں ہم با آسانی مناسب فاصلے تک دیکھ پا رہے تھے۔ سرنگ آہستہ آہستہ تنگ ہوتی جا رہی تھی اور پھر ایک جگہ پہنچ کر وہ دوشاخہ ہو گئی۔

"کدھر کو چلیں؟" سیڈھا نے میری طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔۔۔ٹھہرو!۔۔۔میں آگے چل کر دیکھ کر آتا ہوں۔" میں نے اسے کہا اور ایک پتھر روشن کر کے زمین پر رکھ دیا۔ پھر آنکھیں بند کر کے اس روشن پتھر کو اپنی روحانی آنکھ سے ارتکازِ توجہ کی قوت کے ذریعے اٹھایا اور تیزی سے ایک طرف والے راستے پر چل دیا۔ چند ہی لمحوں میں میں اس کے اختتام پر تھا اور یہ مکمل طور پر بند تھی۔ وہاں پر ایک چھوٹا سا بورڈ بھی لگا ہوا تھا جس پر صاف لکھا تھا Dead End۔ میں سمجھ گیا کہ ادھر آگے کوئی راستہ نہیں ہے۔ پھر روحانی پرواز ختم کر کے میں سیڈھا کے ساتھ دوسرے راستے پر چل پڑا۔ تقریباً دو سو میٹر چل کر وہ راستہ بھی ختم ہو گیا مگر یہاں ایک چھوٹا سا سوراخ نظر آ رہا تھا۔ یہ سوراخ اتنا ضرور تھا کہ ایک آدمی آسانی سے اس کے اندر داخل ہو سکتا تھا۔ میں نے ایک بار پھر اپنی

www.islamiurdubook.blogspot.com

روحانی پرواز سے اس کے اندر جا کر دیکھا۔ دوسری طرف ایک کریک
کی ابتدا تھی۔ جو اژدھا تڑپتا ہو کر کسی طرف کو جا رہا تھا۔ میں اپنی
روحانی پرواز کے ذریعے اس پر چلتا گیا۔ میں اگر چاہتا تو ان چٹانوں
کے بیچ و بیچ بھی گھس سکتا تھا مگر مجھے وہ راستہ دیکھنا تھا جس پر میرا جسم
آسانی سے سفر کر سکے۔ پچھلیوں میں میں اس کے اختتام پر پہنچ
گیا۔ یہاں پر ایک بہت بڑا خلا بنا تھا۔ جیسے دو تین پہاڑیوں کے
درمیان وادی سی بن جاتی ہے مگر یہاں آسمان کی جگہ بھی چٹان ہی تھی
مگر بہت اونچی۔ یہ سب کچھ دیکھ کر میں نے روحانی پرواز ختم کی۔ اور
سیڈھا کو اس کے بارے میں بتانے لگا۔ پھر ہم دونوں ایک ایک کر
کے اسی سوراخ سے اس کریک میں داخل ہو گئے۔ ابھی ہم نے آدھا
کریک ہی کراس کیا تھا کہ اچانک بڑی تیز چیختی ہوئی آواز سنائی
دی۔ ہم اسے سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ اچانک ہمیں اپنے سر پر حرکت کا

احساس ہوا۔ ہم نے فوراً اوپر کی جانب دیکھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ بہت ساری مکڑیاں جو سائز میں ایک کبوتر کے سائز کی تھیں بہت تیزی سے ہمارے اوپر نازل ہو رہی ہیں اور کچھ نے جالا ابھی بننا شروع کر دیا تاکہ ہم تک پہنچ سکیں۔ ان کے دیکھتے ہی سیڈ ھا بولا۔

"یہ آدم خور مکڑیاں ہیں۔ میں ان کے بارے میں جانتا ہوں۔" اس کے لہجہ میں خوف سے زیادہ اضطرابی خوشی تھی۔ "ٹھہرو۔۔۔ میں ان کا بندوبست کرتا ہوں۔"

یہ کہتے ہی اس نے کوئی منتر پڑھا اور پھر ایک دم سے جیسے ان مکڑیوں پر کوئی قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ میں نے جلدی سے اپنی روحانی آنکھ سے دیکھا کہ ڈوسائی کے کوئی ایک درجن کے قریب ہیرو ہاں ان مکڑیوں کو تیزی سے چیٹ کر رہے تھے۔ پھر میں نے دیکھا کا ایک ہیرو چند مکڑیوں کو ایک عجیب سے دھاگے سے جکڑ رہا تھا۔ اور پھر وہ ان کو

www.islamiurdubook.blogspot.com

باندھ کر اپنے ساتھ کہیں لے گیا۔ میں نے جلدی سے آنکھیں کھول کر سیڈھا کی طرف دیکھا۔

"یہ بہت نایاب کھٹریاں ہیں۔ میں نے چند ایک کو پکڑا ہے تاکہ اس کی افزائش نسل کر کے اپنے پیروں کی فوج میں ان کو بھی داخل کر سکوں"

سیڈھا نے ہنستے ہوئے کہا: "کچھ جگہوں پر اس قسم کی چیزوں کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔"

پھر ہم دونوں اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے اس خلاء میں پہنچ گئے جس جگہ کو میں نے اپنی روحانی پرواز سے دیکھا تھا۔ یہاں پر گھٹن کا احساس تھا شاید آکسیجن وافر مقدار میں نہ ہونے کی وجہ سے۔ ہم نے روشن پتھروں کی روشنی میں چل پھر کر ادھر ادھر دیکھا مگر یہاں سے آگے جانے کا کوئی راستہ نظر نہ آیا۔

"اب کیا کریں؟" میں نے سیڈھا کی طرف دیکھا۔

"ہمیں مزید گہرائی میں جانا ہے۔" سیڈھا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارے کوئی ہیران پتھروں میں سوراخ نہیں کر سکتے" میں نے اچانک کسی سوچ کے تحت پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ان میں اتنی عقل نہیں ہوتی۔" سیڈھا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ "ہاں۔۔۔ان سے چھوٹے بڑے پتھر اٹھائے جا سکتے ہیں۔"

"مگر یہاں تو ہمیں زمین میں سوراخ کرنا ہے۔" میں نے پریشان نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ضروری نہیں کہ نیچے جانے کے لیے سوراخ ہی کریں۔" سیڈھا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ ان پتھروں کے پیچھے کیا ہے؟"

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں نے فوراً روحانی پرواز کی اور چاروں طرف ان پتھروں میں گھس
گیا۔ بائیں نمر میں مجھے ایک اور خلاء کا احساس ہوا۔ ایسا لگتا تھا کہ
جیسے ایک بہت بڑی چٹان نے ان دو خلاؤں کو آپس میں ملنے سے
روکا ہوا ہو۔ میں نے سیفرجا کو اس کے بارے میں بتایا۔ اس نے فوراً
اپنے پیر طاب کیے اور ان پیروں نے مل کر زور لگایا اور اس چٹان کو
بامشکل چند فٹ تک کھسکا سکے۔ مگر اتنا بھی فاصلہ ہمارے گزرنے
کے لیے بہت تھا۔ چٹان کے کھسکتے ہی وہاں ایک ناگوار سی بو پھیل
گئی۔ ہم نے فوراً کچھ جڑی بوٹیوں سے تیار ایک مرہم اپنے جسم پر
ملنا شروع کردیا۔ تاہم کسی قسم کے جلدی اثرات مرتب نہیں ہوئے۔
پھر ہم روشن پتھر لے کر اس خلاء میں گھس گئے۔ وہاں پر بہت سی
ہڈیاں بکھری پڑی تھیں۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے یہاں بہت سے مردار
جانور ڈال دیے گئے ہوں جو اب وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ

ہڈیوں کی شکل میں باقی رہ گئے تھے۔ اچانک ہم نے ایک انسان نما لاش دیکھی۔ وہی ایک طرف ایک پتھر سے ٹیک لگائے ہوئے تھی۔ اور پھر ایک جھٹکے سے میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ کہیں یہ ان انسانوں کی ہڈیاں تو نہیں جن کو کوئی حادثہ پیش آ گیا تھا جس کی وجہ سے ان لوگوں نے یہ کام بند کر دیا تھا۔ میں نے اپنا یہ خدشا سیڈھا کو بھی بتایا۔

"یقیناً یہی وہ جگہ ہے۔ اور اب اندازہ ہو رہا ہے کہ شاید اس بڑھی چٹان نے انہیں یہاں قید کر دیا جس کو انہوں نے ایک پراسرار واقعہ قرار دے کر بھاگنے میں عافیت سمجھی اور یہ بیچارے بھوک پیاس سے اپنی جان سے گئے۔" سیڈھا نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

"شاید ایسا ہی ہوا تھا۔" میں نے افسردہ لہجے میں کہا۔

پھر ہم اس سے آگے بڑھ گئے۔ یہ خلاء کافی بڑا تھا اور ایک طرف کو

www.islamiurdubook.blogspot.com

جاتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ہم بھی اس کے پیچھے چل دیے۔ تقریباً دس منٹ چلنے کے بعد ہمیں یہ بند ہوتا ہوا دکھائی دیا۔ ہم نے ادھر ادھر گھوم پھر کر کوئی راستہ تلاش کرنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہو سکے۔ میں نے پھر اپنی روحانی پرواز کو آزمایا مگر اس بار میں چاروں طرف کچھ بھی تلاش نہ کر سکا۔ ہر طرف چٹانیں ہی چٹانیں تھیں۔ ہم تھک کر وہیں پتھریلی زمین پر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد ہم پھر کسی راستے کی تلاش میں جت گئے۔ اچانک سیڈ ھا کو ایک خیال آیا۔

"کیوں نہ میں چاپڑی سے مدد لوں؟" سیڈھا نے تیز آواز میں پوچھا۔

"یہ چاپڑی کون ہے؟" میں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اوہ!۔۔۔ تم اسے نہیں جانتے؟۔۔۔ وہ ایک جادوگرنی ہے جو بڑی

www.islamiurdubook.blogspot.com

عقل مند سمجھی جاتی ہے۔ میں وہ عمل جانتا ہوں جس سے اس سے بات چیت کی جا سکتی ہے۔ مگر یہ اس کی مرضی ہے کہ وہ کسی کو جواب دے یا نہ۔ عموماً وہ سب کو جاہل اور کم عقل سمجھ کر بات ہی نہیں کرتی۔" سیڈھا نے پرجوش لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چلو کوشش کر لو۔" میں نے ایک مبہم امید کے سہارے اس کو کہا۔

سیڈھا نے ایک طرف التی پالتی ماری اور کسی عمل میں مصروف ہو گیا۔ پندرہ منٹ کی کوشش کے بعد بالآخر وہ کامیاب ہو ہی گیا۔ ایک طرف ایک بڑے سے پتھر پر ایک تصویر نمایاں ہوئی۔

"کیا بات ہے۔۔۔ کیوں بوڑھی جان کو تنگ کرتے ہو؟" ایک چیختی ہوئی آواز اس خاموشی میں کچھ زیادہ ہی تیکھی لگی۔

"اے چاپڑی جادوگرنی!۔۔۔ اے عقل کی دائی!۔۔ ہمیں تمہارے مدد کی ضرورت ہے۔" سیڈھا نے خوشامدانہ انداز میں سوال کیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"کیسی مدد؟" چاپڑی نے ایک دم پوچھا۔ صاف لگ رہا تھا کہ سیڈھا کی خوشامد کا اس پر اثر ہوا تھا۔

"ہم زمین میں نیچے جانا چاہتے ہیں۔ اور ایک جگہ پر پھنس گئے ہیں۔" سیڈھا نے جلدی سے کہا۔ "یہاں سے ہم کس طرف کو جائیں؟"

"تم زمین میں کیوں اور کہاں جا رہے ہو؟" چاپڑی نے ایک اور سوال کر دیا۔

"دراصل۔۔۔ ہم سونالی کا انڈہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔" سیڈھا نے جواب دیا۔

"بے وقوف ہو تم لوگ۔۔۔ بہت بڑے بیوقوف۔۔۔ جاؤ۔ واپس چلے جاؤ۔۔۔ اسی میں تمہاری عافیت ہے۔" چاپڑی نے چلاتی ہوئی آواز میں کہا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اب مزید بات نہیں کر

www.islamiurdubook.blogspot.com

تھی کیونکہ اس کے چہرے پر بے زاری کے آثار صاف نمایاں تھے۔
اس سے پہلے کہ وہ رابطہ منقطع کر دیتی ایک خیال تیزی سے میرے دماغ میں آیا اور میں نے ایک پتہ پھینکا۔

"چھوڑو سیڈھا!۔۔۔تم تو کہتے تھے کہ چاپڑی بہت عقلمند ہے اور اس کو ہر بات کی خبر ہے۔یہ بے چاری تو بوڑھیا ہے جس کو کچھ بھی پتہ نہیں۔" میں نے جان بوجھ کر چڑانے والے انداز میں کہا۔

"تم۔۔۔تم کون۔۔۔تم کون۔۔" اچانک چاپڑی نے چونک کر پوچھا۔

"یہ۔۔میرا دوست ہے۔۔۔سلیمان۔۔۔میں ابھی اس کے سامنے تمہاری بہت تعریفیں کر رہا تھا مگر۔۔۔" سیڈھا نے بھی میرا ڈرامہ سمجھتے ہوئے پورا پورا ساتھ دیا۔

"سلیمان!۔۔۔ہوں۔۔۔ہوں۔۔۔تو یہ چکر ہے۔۔۔"

چاڑی نے کسی سوچ میں پڑتے ہوئے کہا۔

"کیا چکر ہے؟" میں نے بے اختیار پوچھا۔

"تم ھادی ہو۔۔۔اور جوالا پروہت کے چکر میں اپنی جان سے جانے والے ہو۔۔۔طاش سرکار اور جوالا پروہت اپنی اس کامیابی کی خوشی میں آج جشن منارہے ہیں۔" چاڑی نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"کیا۔۔۔کیا۔۔مطلب۔۔۔تم کیا کہنا چاہتی ہو۔" میں نے حیرت کے سمندر میں غوطے لگاتے ہوئے پوچھا۔

"کیا تمہیں یہ کام جوالا پروہت نے ہی دیا ہے؟" چاڑی نے پھر ایک بار سوال کر دیا۔

"ہاں"۔۔۔سیدھا نے فوراً جواب دیا۔

"ہوں۔۔۔میں تمہیں بتاتی ہوں کہ چاڑی کس چیز کا نام ہے۔۔۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

تم نے مجھے چیلنج کیا تھا۔۔۔۔سنو!۔۔۔جوالا پروہت تمہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔اور اس نے جان بوجھ کر تم کو سونالی کا انڈہ لانے کو کہا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ناممکن ہے۔کوئی انسان ایسا نہیں کرسکتا۔ اس لیے پہلا امکان تو یہ ہے کہ تم اپنی جان سے جاؤ گے۔اگر معجزانہ طور پر بچ بھی گئے تو یہ انڈہ حاصل کر کے سیدھے جوالا پروہت کے پاس جاؤ گے۔اس انڈے کو پا کر جوالا پروہت ایک عظیم قوت حاصل کرلے گا اور بقول اس کے وہ لافانی ہو جائے گا۔اس پر وقت کا اثر ختم ہو جائے گا۔اور اسے کوئی بھی ہلاک نہیں کرسکے گا۔چونکہ تم ھادی ہو اور وقت کے بادشاہ کے خلاف ہو اس لیے اگر جوالا پروہت تمہارے مقابلے پر آ جائے گا تو تم اس کا مقابلہ نہیں کرسکو گے۔اس طرح بھی تم اپنے ابدی مشن میں ناکام ہو جاؤ گے کیونکہ جوالا پروہت تو لافانی بن چکا ہوگا۔۔۔جوالا پروہت نے بڑے فخر سے آج سب

www.islamiurdubook.blogspot.com

کے سامنے یہ کہا کہ اس نے قدرت ہی کی ایک چال کو قدرت پر ہی الٹ دیا ہے۔۔۔۔اب میں سمجھی اس بات کی گہرائی کہاں تک ہے۔" چاپڑی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور مجھے اپنے دماغ کی چولیں ہلتی محسوس ہوئیں۔اتنی گہری سازش۔ اچانک مجھے ایک خیال آیا۔

"مگر چاپڑی۔۔۔یہ تو بتاؤ۔۔۔تم یہ سب کچھ کیسے جانتی ہو اور مجھے یہ سب کیوں بتا رہی ہو؟" میں نے سوال کیا۔

"کیونکہ۔۔۔۔میں۔۔۔۔جوالا پروہت کی خاص مشیر ہوں۔وہ بہت سے کام کرنے سے پہلے مجھ سے مشورہ ضرور کرتا ہے۔اس کام کے سلسلے میں اس نے مجھے نہیں بلایا تھا مگر آج جب طالش سرکار اس سے ملنے آئے تو ان دونوں نے مجھ سمیت خاص خاص مشیروں کو طلب کر کے ایک دو ضروری کام سونپے۔اسی دوران جوالا پروہت کی

طرف سے دعوت کا اہتمام تھا اور پھر غیر رسمی گفتگو کرتے ہوئے
انہوں نے یہ انکشافات کیے مگر بڑے مبہم۔ مگر تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے
سب سمجھ آ گئی ہے۔ اور جہاں تک تمہارا سوال کہ میں تمہیں یہ کیوں
بتا رہی ہوں تو وہ اس لیے کہ۔۔۔ شاید۔۔۔ میں بھی وہی چاہتی
ہوں جس کے لیے تم اس دنیا میں آئے ہو۔۔۔" چاپڑی نے کچھ دیر
سوچنے کے بعد جواب دیا۔ آخر میں اس کے لہجے میں صدیوں کی
اداسی بھر آئی تھی۔

"پھر اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔" سیڈھا نے بوکھوں کے طرح ادھر
ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"واپس چلو۔۔۔ جلدی سے واپس چلو۔۔۔ اسی میں تمہاری بچت
ہے۔" چاپڑی نے تیز لہجے میں جواب دیا۔ "اور خبردار!۔۔۔ جوالا
پروہت سے کوئی رابطہ کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ بس بھاگ چلو۔۔۔

افریقہ سے دور۔"

میں سوچ میں ڈوب گیا۔ اگر وہ سچ کہہ رہی ہے تو جوالا پروہت مجھے کبھی بھی کوئی علم نہیں سکھائے گا۔ بلکہ اس طرح ناکام واپس لوٹنے پر پکڑ کر طالش جن کے حوالے کردے گا۔۔۔ یا پھر۔۔۔ خود ماردے گا۔۔ دونوں صورتوں میں ہلاکت اس کی ہی ہے۔ وہ بہت طاقت ور ہے اس لیے میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکوں گا۔ تاہم اگر میں کسی طرح یہ سونالی کا انڈہ حاصل کرلوں۔۔۔ تو پھر جوالا پروہت کی اس خواہش کو استعمال کرتے ہوئے میں اسے اس بات پر مجبور کرسکتا ہوں کہ وہ مجھے وہ علوم سکھائے جن کی مجھے ضرورت ہے۔ باقی اگر مجھے واقعی اللہ تعالٰی نے ھادی بنایا ہے تو میری حفاظت کا ذمہ تو اس اللہ تعالٰی کے اپنے ذمے ہے۔ جس ذات نے اب تک اپنی حفاظت میں رکھا ہے وہ آگے بھی مدد کرے گی۔ یہ سوچ کر میں نے فیصلہ کرلیا کہ مجھے یہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

انڈہ تو ہر صورت میں حاصل کرنا ہے۔

"نہیں۔۔۔ میں سونالی کا انڈہ ضرور حاصل کروں گا۔۔۔ اگر تم اس سلسلے میں کچھ مدد کرسکو تو میں مشکور ہوں گا۔" میں نے فیصلہ کن انداز میں چاپڑی کو جواب دیا۔

"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔ تم جانتے ہو۔۔۔ تم کیا کہہ رہے ہو؟" چاپڑی نے حیرت سے پوچھا۔

"چاپڑی جادوگرنی۔۔۔ میں تمہارے خلوص کی قدر کرتا ہوں۔ مگر میرے پاس اس کے علاوہ چارہ بھی کوئی نہیں ہے۔ تم جانتی ہو کہ میری زندگی کا مقصد ہی طاش سرکار کی موت ہے۔ اور اس کے لیے مجھے طاقت ور بننا ہے۔ طاش سرکار کی ٹکر کا اس وقت صرف ایک ہی جادوگر ہے اور وہ خود جوالا پروہت ہے۔ اس لیے مجھے اس سے ہی کچھ سیکھنا ہے اور اس کے لیے میں اس کی خواہش کو ہی استعمال کروں

www.islamiurdubook.blogspot.com

گا۔" میں نے وضاحت سے اپنا منصوبہ بتایا۔

"یہ پاگل پن ہے۔۔۔اول تو تم یہ انڈہ حاصل کر نہیں سکتے۔۔۔اگر کسی طرح لے بھی لیا تو۔۔۔تمہارا کیا خیال ہے کہ جوالا پروہت اتنی جلدی تمہارے جال میں پھنس جائے گا۔وہ زبردستی بھی تو اس کو تم سے حاصل کر سکتا ہے۔" چاچڑی نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"کوئی اور راستہ ہے تو بتاؤ؟" میں نے سنجیدگی سے پوچھا۔"اگر ان کے بس میں سب کچھ ہوتا تو شاید آج میں زندہ بھی نہ ہوتا۔میں ان کی نظروں سے بھاگ سکتا ہوں مگر۔۔۔کیا ساری زندگی بھاگتا ہی رہوں گا؟ کیا وہ لوگ جو مجھے ھادی سمجھتے ہیں ساری زندگی میری مدد ہی کرتے رہے گے؟ میں کب ان کی مدد کر سکوں گا۔جوالا پروہت کے بعد کون ایسا ہے جو مجھے اس قابل بنا سکے کہ میں طاش سرکار سے ٹکرا سکوں؟" میں نے ایک ہی سانس میں بہت سارے سوال

www.islamiurdubook.blogspot.com

کر دیے۔

چاپڑی میرے سوالوں کے جواب میں پریشان ہوگئی۔ بہت دیر سوچنے کے بعد بولی۔

"تم شاید ٹھیک کہتے ہو۔۔۔ اگر ہم درست سوچ سکتے تو شاید اب تک اس ظلم کے بادلوں سے نجات حاصل کر چکے ہوتے۔" چاپڑی ایسے بول رہی تھی جیسے کسی ٹرانس میں ہو اور الفاظ خود بخود اس کے منہ سے پھسل رہے ہوں۔ "یقیناً کچھ مختلف سوچنا پڑے گا۔ میں تمہاری ہر ممکن مدد کروں گی اے حادی!۔۔۔ بتاؤ تمہیں مجھ سے کیا چاہیے۔"

"فی الحال۔۔۔ یہ بتاؤ کہ زمین کی تہہ میں کس طرح جاتے ہیں۔" میں نے سوال کیا۔

"زمین کی سات تہیں ہیں۔ خشکی، پانی، نمک، لوہا، آگ، لاوا اور پاتال۔ تم ابھی خشکی پر ہی ہو۔ اس کے بعد پانی کی تہہ آئے گی،

اس کے بعد نمک کی چٹانیں اور اس کے بعد لوہے کے پہاڑ۔ جب لوہے کے پہاڑ ختم ہو رہے ہوں گے تو آگ کی تہہ سے پہلے ایک وادی آئے گی جو سونالی پرندوں کا مسکن ہے۔ سونالی پرندوں کو بہت زیادہ گرمی کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے وہ آگ اور لوہے کے درمیان رہتے ہیں۔ وہاں کا درجہ حرارت اتنا ہوتا ہے کہ انسان تو انسان، لوہا بھی پگھل جائے۔'' چاپڑی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہوں۔۔۔ تو اب ہمیں پانی کی تہہ میں جانا ہے۔'' میں نے پرخیال انداز میں پوچھا۔

''ہاں۔۔۔ پانی کو تلاش کرو۔۔۔ پانی۔۔۔ جو زمین میں جاتا ہو۔'' چاپڑی نے جلدی سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔۔۔ ہم ابھی تلاش کرتے ہیں۔'' میں نے جلدی سے کہا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"پھر میری ضرورت پڑے تو بلا لینا۔ میں ہر ممکن مدد کروں گی۔"

چاپڑی نے بڑے خلوص سے کہا اور اس کی تصویر اس بڑے پتھر پر سے تحلیل ہو گئی۔

"یہ سب کیا چکر ہے؟" سیڈ حا نے فوراً سوال کر دیا۔

میں نے جواب میں مختصراً اپنی رام کہانی اسے سنا دی۔

"یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ میں وقت کے حادی کے ساتھ سفر کر رہا ہوں۔" سیڈ حا نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"اچھا۔۔۔اچھا۔۔۔اب پانی تلاش کرو۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہم دونوں نے پانی کی تلاش میں گھومنا شروع کر دیا۔ میں نے اپنی روحانی پرواز کو ایک بار پھر آزمایا۔ پانی اور خشکی میں تفریق کرنا آسان کام تھا۔ اس لیے میں بہت دور دور تک پرواز کرنے لگا۔ پانی نظر تو

www.islamiurdubook.blogspot.com

آ گیا مگر چھوٹے چھوٹے تالاب ۔ پھر میں نے زمین میں نیچے کی طرف

چھلانگ لگائی ۔ اگلے ہی لمحے میں پانی میں تھا ۔ پھر میں نے اپنی

روحانی پرواز سے اندازہ لگایا کہ جس جگہ ہم موجود تھے وہاں سے

تقریباً دس فٹ نیچے پانی کی تہہ شروع ہوجاتی تھی ۔ پھر میں نے

ایک خیال کے تحت پانی میں مزید گہرائی میں چھلانگ لگائی ۔ وہ پانی

بہت زیادہ تھا ۔ شاید چھ سے سات میل کی مزید گہرائی میں ۔ پھر

چٹانیں آ گئی ۔ شاید وہ نمک تھا ۔ اب نکلنا ہی تھا تو میں مزید نیچے چلا

گیا ۔ کچھ دیر گہرائی میں پرواز کرنے کے بعد مجھے لوہے کی چٹانیں اور

پہاڑ محسوس ہوئے اور پھر مزید سفر کے بعد آگ ۔ ہر طرف آگ ہی

آگ ۔ میری روح کو بھی بڑے سخت بے چینی لگ گئی اور میں فوراً

واپس حاضر ہو گیا ۔

"کچھ ملا؟" سیڈ ھا نے میرے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھا۔ شاید اس نے میرے چہرے سے کچھ جانچ لیا تھا۔

"ہاں! ...یہاں سے ٹھیک دس فٹ نیچے پانی کی تہہ کی ابتداء ہو جاتی ہے" میں نے پرجوش آواز میں اسے بتایا۔

"زبردست"...سیٹھ بھی پرجوش ہو گیا۔

"مگر پانچ سے چھ میل پانی کی تہہ میں ہم سفر کیسے کریں گے؟" میں نے سوال کیا۔ اور وہ سوچ میں پڑ گیا۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ اگر میں اپنی روحانی پرواز سے باہر کی دنیا سے کوئی سے دو تیراکی کے لباس منگوا لوں تو یقیناً ہم ایک سوراخ کر کے پانی میں اتر سکتے ہیں۔ پھر یہ سوچ کر میں نے ایک اور پرواز کی اور اس بار میں نے سمندری علاقوں میں تلاش شروع کی۔ تھوڑی سی کوشش سے ہی میں ایک ایسی لانچ میں پہنچ گیا جہاں کوئی تحقیقاتی ادارہ پانی میں تحقیق کر رہا تھا۔ وہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

آپس میں انگریزی میں بات چیت کر رہے تھے۔ ان کی باتوں سے مجھے اتنا اندازہ ہوا کہ ان کے پاس جو سرخ کلر والے سلنڈر ہیں ان میں چوبیس گھنٹوں کے استعمال جتنی آکسیجن بھری ہوئی تھی۔ وہ کوئی ایسی ٹیکنالوجی کی بات کر رہے تھے جس میں آکسیجن کو مائع کی شکل میں سلنڈروں میں بھرا جاتا تھا۔ بہرحال میں نے ان میں سے دو لباس اور سلنڈر ارتکاز توجہ سے اٹھائے اور نو دو گیارہ ہو گیا۔ اس بار مجھے یہ پرابلم ضرور پیش آئی کہ وہ چیزیں میری روح کی طرح مادی اشیاء میں سے نہیں گزر سکتی تھیں اس لیے مجھے انہیں اسی راستے سے لانا پڑا جس راستے سے ہم لوگ زمین کے اندر اس جگہ تک آئے تھے۔ مگر یہ بہت جلد ہو گیا کیونکہ روح کی پرواز بہت تیز ہوتی ہے۔

سیڈھا یہ سامان دیکھ کر حیران رہ گیا۔

"اگر تم یہ سب سامان لا سکتے ہو تو وہ انڈہ کیوں نہیں؟ ہمارا وہاں جانا

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہمزاد

شیخ کرامت کی کہانی جس نے ایک پر اسرار قوت حاصل کی اور اس کے بل بوتے پر ہر جائز و ناجائز حاجات پوری کرتا رہا۔ جس کے چہرے کی عمر ایک سو بیس سال تھی جبکہ جسم صرف پچیس سال کا تھا اور پھر اس کا ٹکراؤ ایسی لڑکی سے ہو گیا جو خود پر اسرار قوتیں رکھتی تھی۔

ابھی پڑھیے "اردو رسالہ" پر

www.islamiurdubook.blogspot.com

کیوں ضروری ہے؟" سیڈھا نے سوال کیا اور میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ بات تو سیدھی سی تھی مگر ابھی تک میرے ذہن میں نہیں آئی تھی مگر اچانک مجھے یاد آیا کہ میری روح تو مادی اشیاء سے گزر سکتی ہے مگر میں کوئی مادی چیز اپنے ساتھ ارتکاز توجہ سے دوسری مادی اشیاء میں سے گزار نہیں سکتا۔

"دراصل۔۔۔ یہ سامان یا وہ انڈہ دھاتوں میں سے نہیں گزر سکتا۔ پہلی بات تو یہ کہ زمین میں سونالی پرندے کو تلاش کرنا مشکل ہے اور اگر میں کر بھی لوں تو اس کا پیچھا کر کے انڈہ تلاش کرنا مشکل ہے۔ اگر وہ بھی کر لوں تو اس انڈے کو لے کر اوپر کیسے آؤں۔ مجھے راستہ چاہیے۔ اس راستے کے بغیر میں خود تو آ سکتا ہوں مگر اپنے ساتھ کوئی چیز نہیں لا سکتا۔ جیسے اگر میں نے اوپر زمین پر جانا ہے تو میں ایک سیکنڈ میں پہنچ جاؤں گا۔ مگر وہاں سے کچھ لے کر آنا ہے جیسے یہ سامان تو مجھے اسی

راستے سے آنا پڑے گا جس راستے سے ہم یہاں پر پہنچے ہیں۔ تاکہ یہ سامان بھی آ سکے۔" میں نے تفصیل سے اسے بتاتے ہوئے کہا۔

وہ تو مطمئن ہو گیا مگر خود میرے دل میں ایک خیال پیدا ہو گیا۔ اگر میں کسی آرام دہ جگہ پہنچ کر اپنی روحانی پرواز سے یہ سفر جاری رکھوں تو یقیناً کچھ عرصے میں واپسی کا راستہ بھی تلاش کر ہی لوں گا۔ یہ سوچ کر میں نے ایک اور فیصلہ کیا۔

"سیڈھا!۔۔۔اب تمہارے لیے ایک کام ہے۔ ایک دس فٹ کا سوراخ بناؤ تاکہ ہم لوگ یہ لباس پہن کر پانی میں جا سکیں۔ میں اتنی دیر تک آرام کرنا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا اور وہ سوچ میں پڑ گیا کہ یہ کیسے کرے۔ جبکہ میں جواب سنے بغیر ہی ایک طرف یوں لیٹ گیا جیسے سونے لگا ہوں مگر دراصل اپنی پرواز کا سلسلہ شروع کرنے لگا تھا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں چشم زدن میں زمین کی اس تہہ میں تھا جہاں آگ ہی آگ تھی۔ پھر میں نے اس تہہ اور لوہے کی تہہ کے سرحدی علاقوں کی تلاش شروع کی۔ یہ ایک مشکل کام تھا کیونکہ میری روح بھی اس گرمی کی حدت کو برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔ میں دو تین بار وہاں سے نکل آیا تاکہ اپنی روح کو آرام دے سکوں۔ آخرکار ایک بار مجھے وہ جگہ مل گئی جہاں کچھ پرندے اڑ رہے تھے۔ مگر وہ پرندے سائز میں بہت بڑے تھے۔ شاید انہیں کو سونالی کہا جاتا تھا۔ میں نے غور سے ان کے خدوخال پر توجہ دی تو محسوس کیا کہ ان کے جسم تانبے کی طرح دہکتے رنگ کے تھے۔ شاید اسی لیے ان کو سونالی کہا جاتا تھا۔ پھر میں نے ان کے گھر ڈھونڈنے شروع کیے۔ مگر یہ بہت مشکل کام ثابت ہوا تھا۔ بہت زیادہ محنت کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ اپنے گھر آگ میں بناتے تھے کیونکہ ان کے انڈوں اور بچوں کو شدید گرمی کی ضرورت ہوتی تھی۔ آگ میں میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

نے کچھ گھر تلاش کیے اور دیکھا کہ وہ انڈے سائز میں چھ سے آٹھ
فٹ کے تھے اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہ لاوے کی طرح دھک
رہے تھے۔ ان کو ہاتھ لگانا ناممکن تھا۔ ابھی میں اس کو نکالنے کے
طریقوں پر غور ہی کر رہا تھا کہ اچانک مجھے اپنی جگہ پر حاضر ہونا پڑا۔
سیڈھا مجھے اٹھا رہا تھا۔
"سلیمان!۔۔۔اٹھو بھئی۔۔۔لگتا ہے بہت زیادہ تھک گئے تھے۔"
سیڈھا نے طنز کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔۔۔شاید۔۔۔" میں نے آنکھیں ملتے ہوئے اداکاری
کی۔ "کیا وہ سوراخ ہو گیا؟"
"نہیں مگر ہو جائے گا۔ میں کچھ ہیرے لگا دیے ہیں اس کام پہ۔"
سیڈھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ میں نے غور سے دیکھا تو کچھ ہلچل
محسوس ہوئی۔ اپنی آنکھیں بند کر کے روحانی آنکھوں سے دیکھا تو

www.islamiurdubook.blogspot.com

چار عددویرے پتھروں کو اپنے تیز اور نوکیلے دانتوں سے توڑ رہے تھے۔ پتھر ٹوٹ تو رہے تھے مگر صاف لگ رہا تھا کہ انہیں بارہ سے چودہ گھنٹے تو کم از کم لگ ہی جائیں گے۔

''ان کو تو بہت وقت لگ جائے گا۔۔۔'' میں نے پریشانی سے پوچھا۔

''ہاں!۔۔۔مگر اور کوئی راستہ بھی تو نہیں ہے۔'' سیڈھا نے جواب دیا۔

''اچھا!۔۔۔چلو میں اتنی دیر تک زمین کی سیر ہی کرتا ہوں'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر التی پالتی مار کر آنکھیں بند کر کے روحانی پرواز شروع کر دی۔

اس بار میں نے سونالی کے انڈے کو اپنی ارتکاز توجہ سے اٹھانے کی کوشش کی۔ میں نے اسے اٹھا تو لیا مگر ایک تو میری روح کی تکلیف

اور زیادہ بڑھ گئی اور دوسرا جیسے ہی انڈہ کچھ اپنی جگہ سے آگے بڑھا ایک دم سے چند سونالی پرندے ادھر ادھر چکرانے لگے۔ ابھی میں اس صورتحال کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ مجھے اپنی روح کا وجود ہوا میں تحلیل ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ تکلیف تو بہت زیادہ تھی جیسے میری روح آگ میں جل رہی ہو مگر اس نئی مصیبت میں مجھے سونالی کے انڈے کو اٹھائے رکھنا ناممکن ہو گیا تھا۔ میں نے فوراً اسے چھوڑا اور اپنی جگہ پر حاضر ہو گیا۔ جیسے ہی میں نے آنکھیں کھولیں۔ میرا سر بری طرح چکرایا۔ میں زمین پر التی پالتی مارے بیٹھا تھا مگر پھر بھی اس چکرانے کی وجہ سے ایک طرف کو لڑھک گیا۔ پھر مجھے ہوش نہیں رہا۔

دوبارہ ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ سیڈھا میرے اوپر جھکا ہوا تھا اور پریشانی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔ وہ شاید میرے ہاتھ سہلا رہا تھا۔ مجھے ہوش میں آتا دیکھ کر وہ چونک پڑا اور پھر میں اس کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سہارے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"سلیمان!۔۔۔کیا ہوا تھا؟" سیڈھا نے بیتابی سے پوچھا۔

"شاید۔۔۔میری روح گرمی کی شدت برداشت نہیں کر سکی۔" میں نے پھیکی سی مسکراہٹ سے جواب دیا۔

"ہوں۔۔۔تمہیں کچھ دیر آرام کرنا چاہیے۔" سیڈھا نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔ "ابھی سب بھول جاؤ۔ اور کچھ دیر آرام کر لو۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو۔۔" میں نے جواب دیا۔ میں بہت تھکن محسوس کر رہا تھا۔ اس لیے وہیں نیم دراز ہو گیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ میں تکلیف تو بہت برداشت کی تھی مگر شاید میں یہ سمجھا تھا کہ میری روح لافانی ہے اس لیے اس پر کچھ اثر نہیں ہو گا۔ بس مجھے یہ تکلیف ہی برداشت کرنی تھی۔ مگر ایسا نہیں تھا۔ شاید میں وہاں سے نہ نکلتا تو

www.islamiurdubook.blogspot.com

میری روح کبھی واپس اس جسم میں نہیں آ سکتی تھی۔ یہ سب کچھ میرے لیے بہت عجیب اور سبق آموز تھا۔ مجھے یاد آیا کہ ایسے چوئیشن میرے ساتھ پہلے بھی ایک بار ہوئی تھی جب میں مشق کر رہا تھا اور آخری دور میں میرا حوصلہ جواب دے گیا تھا اور اس وقت میرے ماں باپ کی روحوں نے میری مدد کی تھی۔ یقیناً روح کی بھی کچھ حدود ہوتیں ہیں۔ صرف اللہ کی ذات ہی لامحدود ہے۔ سوچتے سوچتے پتہ نہیں کب میری آنکھ لگ گئی۔

آنکھ کھلی تو دیکھا کہ سیڈھا میرے پاس بیٹھا ہے۔ اس کے اردگرد کچھ پھل اور دوسری کھانے کی چیزیں پڑی ہوئیں تھیں۔ مجھے آنکھیں کھولتے دیکھتے ہی وہ بولا۔

"اب کیسا محسوس کر رہے ہو؟" اس کے لہجے میں تشویش نمایاں تھی۔

"لو۔۔۔ کچھ کھا پی لو۔۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

"یہ سب کچھ تم نے کہاں سے حاصل کیا؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"اپنے پیروں سے۔۔" اس نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔ "یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے ان پیروں کے لیے۔"

وہ صحیح کہہ رہا تھا۔ میں جانتا تھا کہ اس کے قبضے میں بھانت بھانت کے پیر تھے اور ان کے لیے اس طرح کا کام کرنا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

"میں اب کافی بہتر ہوں۔" میں نے اسے تسلی دی۔ میں واقعی کافی بہتر محسوس کر رہا تھا۔ اور کچھ بھوک بھی محسوس کر رہا تھا۔ اس لیے میں نے پھلوں کے ساتھ خوب انصاف برتا۔

سیڈھا مجھے کھاتا دیکھتا رہا۔ وہ شاید پہلے ہی کچھ کھا چکا تھا۔ بہرحال میں نے جب کھانا ختم کیا تو وہ بولا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"سلیمان!۔۔میرا خیال ہے کہ کچھ دیر کے لیے ہمیں واپس چلے جانا چاہیے۔شاید ہمیں اور زیادہ تیاری کی ضرورت ہے۔" سیڈھا کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"ہاں!۔۔۔تم شاید ٹھیک کہتے ہو۔مگر میں ایک بار پھر کوشش کروں گا۔اگر اب کی بار ناکام رہا تو۔۔۔وعدہ رہا کہ وہی کچھ کروں گا جو تم کہو گے۔" میں نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

دراصل میں ناکام واپس لوٹنا نہیں چاہتا تھا۔یہ بات مجھے اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی کہ میں ناکام ہو گیا ہوں۔اتنی جلدی ہار مان لینا شاید میری سرشت میں ہی نہیں تھا۔

"جیسے تمہاری مرضی!" سیڈھا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔شاید وہ سمجھ گیا تھا کہ میں ابھی ہار ماننے کی لیے آمادہ نہیں ہوں۔

پھر کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد میں نے اس سے اجازت

لے کر پھر روحانی پرواز شروع کر دی۔ اس بار میں انڈوں کے پاس نہیں گیا بلکہ سونالی پرندوں کی عادات پر غور کرنے لگا۔ وہ آگ میں حرکت کرتے ہوئے آگ ہی کا حصہ معلوم ہوتے تھے۔ اچانک مجھے خیال آیا کہ دیکھوں تو سہی کہ وہ کھاتے کیا ہے۔ یہ سوچ کر میں ایک سونالی پرندے کے پیچھے لگ گیا۔ مگر کوئی آدھے گھنٹے تک اس کا پیچھا کرنے کے باوجود میں نے اس کو نہ کچھ کھاتے دیکھا نہ پیتے۔ کیا وہ کچھ بھی نہیں کھاتے تھے؟ میں نے اپنے آپ سے سوال کیا۔ مگر ایسا ممکن نہیں تھا۔ بہر حال اب میرے لیے روح کی تکالیف برداشت کرنا مشکل سے مشکل ہوتا جا رہا تھا اس لیے میں نے واپسی میں ہی عافیت جانی۔ جیسے ہی میں نے آنکھیں کھولیں۔ سیڈھا کو اپنی طرف متوجہ پایا۔

"کچھ کامیابی ملی؟" اس نے پوچھا۔

میں نے تفصیل سے ابھی تک حاصل کی گئی ساری معلومات اس کے سامنے رکھ دیں۔

"یہ تو ناممکن ہے۔۔۔ اگر تم وہ انڈا کسی طرح حاصل کر بھی لو۔ تو کب تک اپنی جان پہ ظلم کرتے ہوئے اس کو اٹھا سکو گے؟" اس کے لہجے میں تشویش نمایاں تھی۔

"ناممکن کچھ نہیں ہوتا۔" میں نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ "ہمیں کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کرنا ہوگا۔ آخر وہ پرندے کچھ تو کھاتے پیتے ہوں گے۔ ان کی کچھ تو کمزوری ہوگی۔ مجھے بس کچھ وقت چاہیے۔ تم بتاؤ۔۔۔ وہ سوراخ کہاں تک پہنچا؟"

"وہ تو کافی دیر پہلے ہی تیار ہو چکا تھا۔ مگر تمہاری حالت ایسی ہوگئی کہ میں تمہیں اس کے بارے میں بتا ہی نہ سکا۔" سیڈھا نے چونکتے ہوئے بتایا۔

میں نے سیڈھا کے ساتھ جا کر وہ سوراخ دیکھا۔ وہ اتنا تھا کہ ہم دونوں ایک ایک کر کے اس میں اتر کر پانی میں پہنچ سکتے تھے۔ مگر سوال یہ تھا کہ اس کے بعد کیا کریں؟

"دیکھو سلیمان! ۔۔۔ تم نے اس سوراخ میں سے گزر کر پانی میں جو تلاش کرنا ہے وہ تم یہاں سے بھی کر سکتے ہو۔ پھر اپنے آپکو اس طرح پانی میں گرانا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔" سیڈھا نے پر خیال انداز میں کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ مگر یہاں بیٹھ کر بھی ہم کیا کر لیں گے؟" میں نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ "چلو ۔۔۔ آؤ تھوڑی دیر پانی کی سیر ہی کر آئیں۔"

اتنا کہہ کر میں نے تیراکی کا لباس پہننا شروع کر دیا۔ سیڈھا نے بھی میرے دیکھا دیکھی ۔۔۔ میری پیروی کی۔ پھر اس نے ایک رسی کو

www.islamiurdubook.blogspot.com

ایک قریبی چٹان سے باندھ کر سوراخ کے اندر لٹکا دیا۔ ہم دونوں اس رسی کی مدد سے نیچے اترنے لگے۔ پانی میں اتر کر میں نے ادھر ادھر ہاتھ مارنے شروع کر دیے۔ سیڈھا بھی میری طرح تیراکی کی کچھ زیادہ شد بد نہیں رکھتا تھا۔ ہم دونوں تقریباً آدھ گھنٹہ کی مسلسل کوشش کر کے کسی حد تک تیراکی میں عبور حاصل کر پائے تھے۔ مگر ہاتھ پاؤں شل ہو گئے تھے۔ اس لیے واپسی کا فیصلہ کیا۔ لٹکے ہوئے رسے کی نشانی کی وجہ سے ہمیں وہ سوراخ تلاش کرنے میں زیادہ دشواری نہ ہوئی۔ واپس پہنچ کر ہم لوگوں نے کچھ دیر آرام کیا اور پھر اگلے سفر کی پلاننگ کرنے لگے۔ پانی میں سمتوں کا تعین بہت مشکل تھا۔ کچھ گہرائی میں جا کر تو یہ بھی سمجھ نہیں آتا تھا کہ ہم نیچے جا رہے ہیں یا پھر ادھر ادھر ہی گھوم رہے ہیں۔ سیڈھا نے ایک اچھا مشورہ دیا کہ ہم ایک بہت بڑا پتھر پانی میں پھینکیں اور پھر اس کا پیچھا کریں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

ابھی ہم یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک ہمارے ارد گرد زمین اور چٹانیں ہلنے لگیں۔ ہم ابھی کچھ سمجھ بھی نہ پائے تھے کہ اوپری چٹانی چھت سے پتھر گرنے لگے۔ یہ بہت خطرناک ماحول تھا۔ ایک بھی پتھر اگر ہمارے اوپر پڑ جاتا تو ہمارا خاتمہ کرنے کے لیے کافی تھا۔ ہم نے فوراً تیراکی کے لباس اٹھائے اور سوراخ میں کود پڑے۔ میں نے سوراخ میں داخل ہوتے ہی ایک قریبی پتھر ارتکاز توجہ سے سوراخ کے دہانے پر کھسکا دیا تاکہ کوئی پتھر اس سوراخ سے نیچے نہ آئے۔

سیڈ ھانے اتنی دیر میں ایک پتھر سے روشنی پیدا کر لی تھی اور پھر ہم پانی میں اتر گئے۔ تھوڑی دیر ادھر ادھر تیرنے کے بعد ہمیں ایک ایسی جگہ مل گئی جہاں ایک کریک تھا اور بڑے بڑے پتھر وہاں پھنسے ہوئے پڑے تھے۔ ہم نے ان میں سے ایک پتھر کریک سے باہر نکالا اور پانی میں چھوڑ دیا۔ وہ پتھر تیزی سے پانی میں نیچے کی طرف جانے لگا۔

ہم نے فوراً اس کا تعاقب شروع کر دیا۔ کوئی ایک گھنٹہ مسلسل نیچے کی
طرف تیرنے سے ہم اس کے پیندے میں پہنچ گئے۔ ہمارے ہاتھ
پاؤں شل ہوئے پڑے تھے مگر آرام کرنے کے لیے کوئی جگہ بھی تلاش
کرنے ضروری تھا۔ ہم نے پیندے کے ساتھ ساتھ سفر کرنا شروع
کر دیا۔ بہت سے عجیب و غریب پودے اگے ہوئے تھے۔ زمین بھی
بہت ناہموار تھی۔ بہت سے آبی جانور بھی ادھر ادھر تیر رہے تھے مگر کسی
نے بھی ہماری طرف توجہ نہیں کی تھی۔ تقریباً آدھا گھنٹہ کی تلاش کے
بعد کچھ اس طرح کا علاقہ آیا جہاں زمین پر بڑے بڑے کریک پڑے
ہوئے تھے۔ میں نے سیڈھا کو اشارے سے ہاتھ پکڑنے کو کہا اور پھر
جیسے ہی اس نے میرا ہاتھ پکڑا میں نے آنکھیں بند کر کے روحانی
پرواز سے تیزی کے ساتھ راستہ تلاش کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر کی
تلاش کے بعد مجھے قریب ترین خلا مل گیا جہاں پر پانی نہیں تھا مگر اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

کے لیے راستہ بنانا بھی ضروری تھا۔ چند ایک کریک تھے جو اس کی طرف جاتے تھے مگر پھر آگے راستہ بند تھا۔ اگر ہم زبردستی راستہ بنانے کی کوشش کرتے تو پانی بھی اس خلاء تک پہنچ جاتا۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد ایک خیال آیا اور میں نے چند کریکوں میں سے ایک کریک کا انتخاب کیا اور پھر ارتکاز توجہ سے اس کو بڑا کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ ٹس سے مس تک نہیں ہوا۔ یقیناً اس کو بڑا کرنے کے لیے بہت زیادہ قوت کی ضرورت تھی۔ میں نے روحانی پرواز ختم کی تو دیکھا کہ سیڈھا نے مجھے دونوں ہاتھوں سے تھاما ہوا تھا۔ کیونکہ میں روحانی طور پر کہیں اور تھا اس لیے میرا جسم تقریباً مردہ حالت میں ہی تھا۔ اسی لیے میں نے سیڈھا کو اپنا ہاتھ تھامنے کا کہا تھا تاکہ وہ مجھے سنبھال سکے۔

میں نے اشارے سے اسے اس سمت جانے کا کہا جہاں وہ کریک

تھا۔ وہ کریک تقریباً دس فٹ گہرا تھا۔ میں نے اس کے اندر جا کر
اشارے سے سیڈھا کو سمجھایا کہ اس کے پیچھے کچھ خلاء ہے جہاں ہم
آرام کر سکتے ہیں مگر اس کریک سے وہاں کے لیے راستہ بنانا ہو
گا۔ معلوم نہیں میری بات وہ کہاں تک سمجھا تھا مگر اتنا وہ جان گیا تھا
کہ اب اسے ہی کچھ کرنا ہے۔ اس نے کچھ پڑھ کر پھونکا اور پھر میں
نے دیکھا کہ دائیں طرف کچھ فاصلے پر ایک کریک کا اوپری حصہ
ٹوٹ کر ہمارے والے کریک کے دہانے پر آ لگا۔ اس طرح ہمارا
کریک ایک دس فٹ لمبا اور تین سے چار فٹ چوڑا بند کمرہ سا بن
گیا۔ پھر اس نے ایک بار پھر پڑھ کر پھونکا اور اس بار اس کمرے کا
پانی خود بخود ہی ختم ہونے لگا۔ اور بالآخر ہم دونوں اس کریک میں
کھڑے رہ گئے۔ کریک کا دہانہ اس طرح بند تھا کہ مزید پانی داخل
نہیں ہو پا رہا تھا۔ اس طرح ہم نے ایک مناسب خشکی کی جگہ حاصل

کر لی تھی۔ ہم نے جلدی سے اپنا تیرا کی کا ہیلمٹ اتارا۔۔ مگر دوسرا لمحہ ہمارے لیے اور زیادہ حیرت ناک تھا کیونکہ ہیلمٹ اتارتے ہی ہمیں یوں محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے ہمارا گلا پکڑ کر دبالیا ہو۔

سانس مکمل طور پر بند ہو گیا تھا۔ سیڈھا نے فوراً ہیلمٹ کو دوبارہ پہن لیا۔ اس کی حالت بہتر ہوتے دیکھ کر میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ غور کرنے پر احساس ہوا کہ یہاں آکسیجن موجود نہیں ہے۔ اور آکسیجن کے بغیر ہم سانس نہیں لے سکتے۔ یہ تجربہ ہمارے لیے بہت سے خطرات کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اپنی غیر مرئی قوتوں کے ساتھ شاید ہم زمین کے اور نیچے بھی جا سکتے تھے مگر آکسیجن کی غیر موجودگی میں ہم زندہ نہیں رہ سکتے تھے۔ مجھے اندازہ تھا کہ ہمارے آکسیجن کے سلنڈر چوبیس گھنٹے کے لیے کارآمد تھے اور ابھی تک شاید ہم نے دو تین گھنٹے ہی انہیں استعمال کیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ہمارے پاس بیس سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

زائد گھنٹے ابھی باقی تھے۔ میرا دماغ تیزی سے اس صورتحال کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ سیڈھا نے اشارے سے مجھے واپس چلنے کا کہا۔ میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد ہتھیار ڈالنے کا تکلیف دہ فیصلہ کیا۔ نارمل حالات میں ہمارا جسم ہی ہماری قوت ہوتا ہے مگر یہاں پر ہمارا جسم ہمارے لیے کمزوری بنا ہوا تھا۔

ہم دونوں وہیں کریک میں لیٹ گئے۔ کوئی ایک گھنٹہ کے آرام کے بعد ہمیں محسوس ہوا کہ جیسے ہم دوبارہ سفر کرنے کی پوزیشن میں ہیں۔ سیڈھا نے اپنے پیروں کی مدد سے اس کریک کا دہانہ خالی کروایا اور پھر ہم نے واپسی کا سفر شروع کر دیا۔ اوپر اٹھنے کا سفر نیچا آسان تھا۔ ہمارے سلنڈروں میں بھری آکسیجن گیس جیسے پر لگا کر ہمیں اوپر اٹھا رہی تھی۔ ہمیں صرف اپنے پاؤں کو چپوؤں کی طرح ہلانا پڑ رہا تھا۔ واپسی کا سفر جلدی طے ہو گیا۔ مگر اس سوراخ کو تلاش کرنے میں

بہت وقت لگ گیا جہاں سے ہم نیچے اترے تھے۔ لٹکتی ہوئی رسی نے ہمارے رہنمائی کی مگر ہم اس مقام سے کافی دور پہنچ چکے تھے اس لیے وہاں تک واپس آنے میں کئی گھنٹے لگ گئے۔ بہر حال رسی پکڑ کر اوپر چڑھتے ہوئے میں نے ایکبار پھر سیڈھا کو اپنے آپ کو سنبھالنے کا کہا اور تیزی سے روحانی پرواز کر کے اوپر کا حال معلوم کیا۔ زلزلے کے جھٹکوں سے کافی پتھر گرے تھے اور واپسی کر راستہ بھی دوبارہ بند ہو چکا تھا مگر یہ ہمارے لیے زیادہ پریشانی کی بات نہیں تھی۔ تاہم یہ خوش آئند بات تھی کہ زلزلہ اب تھم چکا تھا۔ میں نے ارتکاز توجہ سے سوراخ کے دہانے پر رکھا پتھر سرکایا۔ اس کے اردگرد کچھ اور بھی پتھر آ کھٹے ہو گئے تھے اس لیے کچھ اور پتھروں کو بھی کھسکانا پڑا۔ جلد ہی سوراخ کا دہانہ کھل چکا تھا۔ میں نے فوراً روحانی پرواز ختم کی اور سیڈھا کو اوپر چلنے کا اشارہ کیا۔ ہم رسے کی مدد سے واپس اسی جگہ پر

www.islamiurdubook.blogspot.com

موجود ہوئے۔ سیڈھا کے ہاتھ میں روشن پتھر تھا۔ اس کی روشنی میں ہم نے دیکھا کہ واپسی کا راستہ پتھروں سے بھرا ہوا تھا۔ ہم نے احتیاط سے تیراکی کے لباس اتارے۔ یہاں آکسیجن موجود تھی۔ ہم نے خدا کا شکر ادا کیا اور ایک طرف ڈھیر ہو گئے۔ نا معلوم کتنی دیر ہم یونہی بے حس و حرکت لیٹے رہے۔ پھر سیڈھا نے اپنے پیروں کی مدد سے کچھ پھل وغیرہ کھانے کے لیے منگوائے۔ کھانے کو دیکھتے ہی میری بھی بھوک چمک اٹھی۔ ہم نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا اور پھر نیند نے ہم پر غلبہ حاصل کر لیا۔ ہم دونوں وہیں پہروں تک سوتے رہے۔

نیند شاید اور طویل ہو جاتی مگر آکسیجن کی کمی نے ہمیں جلدی اٹھنے پر مجبور کر دیا۔ ہمیں سانس لینے میں دشواری کا سامنا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ہمیں سانس چڑھا ہوا ہے۔ چونکہ واپسی کا راستہ بند ہو چکا

www.islamiurdubook.blogspot.com

تھا اس لیے اس بند حصے میں آکسیجن کی کمی ہو گئی تھی۔ جتنی مقدار میں آکسیجن موجود تھی وہ ہم پہلے ہی استعمال کر چکے تھے۔ سیڈھا نے اپنے پیروں کی مدد سے واپسی کا راستہ صاف کروایا۔ اور ہم بہت تیزی سے واپسی کا سفر کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچ گئے جہاں سے سرنگ شروع ہوتی تھی۔ یہاں پہنچ کر مجھے اس احساس نے جکڑ لیا کہ ہم ناکام ہو گئے۔ میں وہی ایک دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ سیڈھا بھی میرے ساتھ اسی حالت میں بیٹھ گیا۔

"کیا سوچ رہے ہو؟" سیڈھا نے سوال کیا۔

"کچھ نہیں۔۔۔ شاید یہ کام واقعی ناممکن ہے۔ مجھے تو اندازہ ہی نہیں تھا کہ زمین کے اندر جتنا ہم اندر کو جاتے جائیں گے اتنا ہی آکسیجن ختم ہوتی جائے گی۔" میں نے افسردہ لہجے میں جواب دیا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ مجھے بھی اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔" سیڈھا

www.islamiurdubook.blogspot.com

نے سر ہلاتے ہوئے تلقید کی۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بولا۔

"ضروری نہیں کہ انسان جو سوچے وہ کر بھی سکے۔"

"ہاں شاید۔۔" میں مزید افسردہ ہو گیا۔ "پتہ نہیں کیوں مجھے لگتا تھا کہ ہم یہ کام کر سکتے ہیں۔"

"اچھا یہ بتاؤ۔۔۔ اگر تم اس انڈے کو حاصل کر لیتے تو جوالا جی سے اس کو کیسے چھپاتے؟" سیڈھا نے شاید موضوع کی تبدیلی کے لیے پوچھا۔

"پتہ نہیں" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "سوچا تھا کہ پہلے انڈہ حاصل کر لیں پھر سوچیں گے کہ اس کو کس طرح جوالا پروہت سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔"

سیڈھا کی آنکھوں میں ایکدم تیز چمک پیدا ہو گئی۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا

www.islamiurdubook.blogspot.com

اور پھر بولا۔

"یقیناً۔۔۔ ہمیں اس کو ایسی جگہ چھپانا پڑتا جہاں سے وہ اسے حاصل نہ کر سکتی کہ وہ ہم سے زبردستی بھی کرے تو بھی نہ پہنچ سکے۔۔۔ ٹھیک کہا میں نے؟" آخر میں اس نے مجھ پر ایک سوال داغ دیا۔

"ہاں۔۔۔ مگر تم کیا سوچ رہے ہو؟" میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھو!۔۔۔ میرے ذہن میں ایک پلان آیا ہے۔ ہم یہاں سے واپس چلتے ہیں اور سیدھے جوالا جی کے پاس چلتے ہیں۔ ہم ان کو بتاتے ہیں کہ ہم نے یہ انڈہ ڈھونڈ لیا ہے مگر اس کے حاصل کرنے کے لیے ہمیں مزید طاقت درہونا پڑے گا۔ لہذا ہم واپس آ گئے ہیں اور اب اگر جوالا جی تمہیں مزید قوتیں دے دیں تو تم یقیناً دوسری

www.islamiurdubook.blogspot.com

کوشش میں اسے حاصل کر سکتے ہو۔" سیڈھا نے اپنا پلان بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر وہ ہماری بات پر یقین کیوں کرے گا؟" اور چاپڑی کی باتیں سن کر تو مجھے لگتا ہے کہ وہ ہمیں ناکام سمجھ کر فوراً طاش سرکار کے حوالے کر دے گا۔

"ہاں۔۔۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔" سیڈھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مگر تم ایسے کیوں نہیں سوچتے کہ تم نے انڈہ حاصل کر لیا ہے۔ اور اس لیے وہاں سے لے کر نہیں آئے کہ کہیں جوالاجی زبردستی تم سے اسے حاصل کر کے تمہیں طاش سرکار کے حوالے نہ کر دیں۔"

"کیا مطلب؟" میں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"بھئی سامنے کی بات ہے۔۔۔ تم نے سونالی کا انڈہ حاصل کر لیا ہے مگر تمہیں شک ہے کہ جوالاجی اپنا وعدہ پورا نہیں کریں گے۔ اس لیے

www.islamiurdubook.blogspot.com

تم اسے ساتھ نہیں لے کر آئے۔ اب اگر جوالا جی اپنا وعدہ پورا کریں اور تم کو وہ سکھائے جس کی تم کو ضرورت ہے تو تم وہ انڈہ لا کر ان کے حوالے کر سکتے ہو۔" سیڈھا نے پرجوش انداز میں کہا۔

"زبردست!۔۔۔لیکن اس میں دو مشکلیں ہیں۔" میں نے کہا۔"ایک تو یہ کہ مجھ سے جھوٹ نہیں بولا جائے گا اور وہ بھی اتنا بڑا۔ دوسرا یہ کہ جوالا پروہت ٹیلی پیتھی جانتا ہوگا اور وہ ہمارے ذہنوں سے معلوم کر سکتا ہے کہ ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔"

میری بات سنتے ہی سیڈھا کا سارا جوش رفو چکر ہو گیا۔ مگر اس کی بات سے مجھے ایک اور خیال آیا۔

"تاہم اگر میں کسی طرح وہ سونالی کا انڈہ ان سونالی پرندوں سے حاصل کر لوں۔ تو یقیناً ہم اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر میں اسے زمین میں کسی اور جگہ پر چھپا لوں تو یقیناً وہ میرا ہی شمار ہوگا اور میں کچھ

www.islamiurdubook.blogspot.com

عرصے کی کوشش سے اسے زمین کے اوپر بھی لاسکوں گا اور اسی حالت میں وہ جوالا پروہت کے لیے بھی نا قابل دسترس ہوگا۔" میں نے اپنا خیال سیڈ ھا کو بتایا۔

"مگر سوال تو وہی ہے کہ اسے تم حاصل کیسے کرو گے؟" سیڈھا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اس سوال کا جواب میرے پاس نہیں تھا اس لیے میں خاموش رہا۔ کچھ دیر تک ہم دونوں اسی طرح خاموش بیٹھے رہے۔ پھر سیڈ ھا ہی بولا۔

"اگر تم کہو تو میں چاپڑی سے مدد لوں؟ شاید وہ ہماری کچھ اور مدد کر سکے؟"

"ہاں۔۔۔ شاید اس کے علم میں ہو کہ ہم انڈے کو کس طرح ان سونالی پرندوں سے حاصل کر سکتے ہیں۔" میں نے ایک مبہم امید کے تحت اس کی تائید کی۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

سیڈھا نے اسی عمل کے ذریعے جسے وہ پہلے بھی کر چکا تھا، ایک بار پھر چاپڑی جادوگرنی کے ساتھ رابطہ کیا۔

"اے عقلمند جادوگرنی!۔۔۔ہمیں تیری مدد کی ضرورت ہے۔" رابطہ ہوتے ہی سیڈھا نے پھر خوشامدانہ انداز اختیار کیا۔

"بولو!۔۔۔بولو!۔۔۔مجھ سے جو ہو سکا ۔۔۔کروں گی۔" چاپڑی نے تیز لہجے میں کہا۔اور جواب میں سیڈھا نے میری طرف دیکھا۔

میں نے آگے بڑھ کر چاپڑی کو ساری پوزیشن بتائی۔

"یہ تو کوئی مشکل کام نہیں ہے۔" چاپڑی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو اگر تم کوئی گرم چیز ہاتھ سے نہیں اٹھا سکتے تو کیا کرتے ہو؟"

"اسے کسی کپڑے یا پھر کسی اور چیز سے اٹھاتے ہیں تاکہ ہاتھ نہ جلے" سیڈھا بے ساختہ بول پڑا۔اور اس کے جواب پر ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔یہ تو واقعی سامنے کی بات تھی۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"دیکھو!۔۔۔ علم زوجیلا میں جب تم ارتکاز توجہ کو استعمال کرتے ہو تو متوجہ چیز کو تم اپنے اوپر حاوی کر لیتے ہو۔ اور اس طرح اس چیز کی گرمی یا سردی تمہاری قوت مدافعت سے ٹکراتی ہے۔ جب تک تم اسے برداشت کر سکو۔۔۔ تم اس کو اٹھا سکتے ہو۔ اگر وہ انڈہ بہت گرم ہے اور تمہاری قوت مدافعت اسے برداشت نہیں کر پا رہی تو تم کسی دوسری ایسی چیز سے اسے اٹھا سکتے ہو جسے تمہاری قوت مدافعت برداشت کر سکے۔" چاپڑی جادوگرنی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہتی ہو۔۔۔ میرا ذہن تو اس طرف گیا ہی نہیں۔" میں نے شرمندہ ہوتے ہوئے اقرار کیا۔

"میں سمجھ سکتی ہوں کیونکہ تم لوگ اس وقت غیر معمولی حالات میں ہو۔۔۔ اس لیے ایسا ہو جاتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں تمہارے کسی کام آئی۔" چاپڑی نے خوشی سے جواب دیا۔ "ویسے زمین کی تہہ

میں اس انڈے کو تلاش کر لینا بہت مشکل کام تھا۔ میں نے اس علم کے اور بھی ماہر دیکھیں ہیں مگر اب میں کہہ سکتی ہوں کہ تم میں کچھ خاص بات ضرور ہے۔"

"حوصلہ افزائی کا شکریہ" اس بار میں نے مسکراتے ہوئے تہہ دل سے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اس وقت واقعی اس نے بہت بڑی مشکل حل کر دی تھی۔

پھر سیڈھا نے اس سے اجازت لے کر رابطہ منقطع کر دیا۔

میں نے فوراً ایک مناسب جگہ تلاش کی اور آلتی پالتی مار کر اپنی روحانی پرواز شروع کر دی۔ اس بار میری کوشش تھی کہ میں آگ اور لوہے کی تہہ کے سنگم پر کسی ایسی چیز کو تلاش کر سکوں جس پر آگ کا اثر نہ ہوتا ہو۔ کچھ غور کرنے پر مجھے احساس ہوا کہ لوہے کی تہہ کی شروعات میں ایک عجیب سے کائی جمی ہوئی تھی۔ آگ کی تپش اس کائی پر پڑ رہی تھی

مگر اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا بلکہ وہ اس کی تپش کو لوہے پر اثر انداز ہونے سے بھی روک رہی تھی۔ میں نے ایک تجربہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک ایسا لوہے کی چٹان تلاش کی جس سے نوکیلے ٹکڑے نیچے کو نکلے ہوئے تھے۔ ایک مناسب ٹکڑے پر میں نے ارتکاز توجہ سے زور آزمائی کی تو وہ الگ ہو گیا۔ پھر میں نے اس ٹکڑے کو اچھی طرح اس کائی میں لتھیڑا اور اس کو آگ میں لے گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کائی کی وجہ سے اس لوہے کے ٹکڑے نے آگ کی تپش قبول نہیں کی اور مجھے بھی اسے اٹھائے پھرنے میں کوئی زیادہ تکلیف کا سامنا نہ تھا بس اتنا ہی تھا جتنا اگر میں بغیر کوئی چیز اٹھائے آگ میں گھومتا تھا تو برداشت کرنا پڑتا تھا۔ اس کامیابی پر میں نے فوراً روحانی پرواز بند کی اور سیڈھا کو خوشی خوشی سب کچھ بتانے لگا۔

"بہت خوب!۔۔۔ مگر اب تمہارا پلان کیا ہے؟" سیڈھا نے مجھ

سے پوچھا۔

"مجھے سب سے پہلے اس انڈے کو محفوظ رکھنے کے لیے کسی مناسب جگہ کا انتظام کرنا ہے اور پھر اسی طرح ایک بڑے سائز کے لوہے کے ٹکڑے پر اس انڈے کو رکھ کر وہاں تک پہنچانا ہے۔" میں نے اپنا منصوبہ بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو اتنا مشکل کام نہیں ہے۔" بڈھا نے جوشیلے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔

"ہاں!۔۔۔تم ٹھیک کہتے ہو۔۔۔بس میں یہ بتانے ہی آیا تھا۔ ابھی جا کر اس کا انتظام بھی کرتا ہوں۔" میں اس کو بتاتے ہوئے اپنی روحانی پرواز دوبارہ شروع کر دی۔

لوہے اور آگ کی تہوں کے درمیان کچھ زیادہ فاصلہ نہ تھا۔ لیکن لوہے کی تہہ دراصل بہت ناہموار تھی۔ بہت سی جگہوں پر کریک بنے ہوئے

تھے اور کچھ جگہوں پر لوہے کی چٹانیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں۔ میں نے کافی تگ و دو کے بعد ایک ایسا کریک تلاش کر لیا جو ٹیڑھا میڑھا ہو کر ایک نسبتاً بڑے خلاء پر ختم ہوتا تھا۔ اس خلاء میں مجھے ایسی جگہ نظر آئی جہاں انڈہ رکھا جا سکتا تھا اور وہاں تک سونالی پرندے کے پہنچنے کا امکان بھی نہ ہونے کے برابر تھا۔ پھر میں نے سونالی کے انڈے کو اٹھانے کے لیے ایک چبوترے نما لوہے کے ٹکڑے کے لیے تلاش شروع کی۔ کچھ دیر کی تلاش کے بعد میں اسے بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر ایک چھوٹے کریک کو کائی سے بھر کر میں نے وہ چبوترے نما لوہے کے ٹکڑے کو اس کریک میں گھسیٹ دیا۔ اس سے وہ چبوترہ مکمل طور پر کائی میں لپٹ گیا۔ پھر میں اسے لیے ہوئے تیزی سے سونالی کے ایک گھونسلے میں گیا۔ سونالی پرندے کہیں قریب نظر نہیں آ رہے تھے۔ میں نے فوراً اس چبوترے کو انڈوں کے پاس رکھا

www.islamiurdubook.blogspot.com

اور ایک انڈے کو ارتکاز توجہ سے اس چبوترے پر رکھ دیا۔ اس میں مجھے تکلیف کا سامنا تو کرنا پڑا مگر اتنی زیادہ نہیں کہ برداشت نہ ہو۔ اور کامیابی کی خوشی نے ویسے بھی میری قوت برداشت بڑھا دی تھی۔ پھر میں نے فوری طور پر چبوترے کو ارتکاز توجہ کی قوت سے اٹھایا اور اپنی منتخب مقام کی طرف لیجانے لگا۔ مگر ابھی میں انڈوں کے گھونسلے سے کچھ ہی دور گیا تھا کہ تیز چنگاڑتی آوازوں کے ساتھ پتہ نہیں کہاں سے دو سونالی پرندے نمودار ہوئے اور ان میں سے ایک پرندے نے انڈے کو اچک لیا جبکہ دوسرے نے چبوترے پر حملہ کر دیا۔ آن کی آن میں وہ چبوترہ لوہے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹا نیچے کی طرف جا رہا تھا اور میں ہکا بکا ان پرندوں کی کارستانی دیکھ رہا تھا۔ کامیابی کو اتنے قریب دیکھ کر ناکام ہوتے ہوئے دیکھنا بڑا مشکل کام تھا۔ مجھے ایک دم سے تھکاوٹ کا احساس ہونے لگا اور میں نے

روحانی پرواز ختم کر دی۔

"کیا ہوا؟" سیڈھا جو بے چینی سے میرا انتظار کر رہا تھا نے مجھے آنکھیں کھولتے دیکھ کر فوراً ہی سوال جڑ دیا۔

میں نے کچھ دیر خاموش رہ کر اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر اسے ساری تفصیل بتانے لگا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔اس کا بھی کوئی حل نکل آئے گا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ ہم کامیابی کے بہت نزدیک ہیں" سیڈھا نے ہنستے ہوئے میرا حوصلہ بڑھایا۔ اور یہ سچ ہے کہ اس کی ہنسی نے ایک دم سے مجھ میں جیسے کوئی نئی روح پھونک دی۔ اور میں بھی ہنس دیا۔

"یہ سونالی پرندے میرے اندازے سے زیادہ چالاک اور ہوشیار نکلے۔" میں نے سیڈھا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ظاہری بات ہے۔۔۔کوئی بھی پرندہ اپنے انڈوں کو اس طرح

www.islamiurdubook.blogspot.com

حفاظت سے تو نہیں جانے دیگا۔" سیڈھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"تم ٹھیک کہتے ہو۔۔۔ مجھے ان کی حرکات کو بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔
کبھی نہ کبھی تو ایسا ضرور ہوتا ہوگا کہ وہ ان انڈوں سے غافل ہوں
جیسے کہ نیند میں وغیرہ وغیرہ۔" میں نے سوچتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔۔۔ یہ اچھا خیال ہے۔" سیڈھا نے فوراً تائید کی۔
میں کچھ دیر اسی طرح سیڈھا سے باتیں کرنے کے بعد ایک بار پھر اپنی
روحانی پرواز پر آ گیا۔ اس بار میں نے کئی گھنٹے سونالی پرندے کی
حرکات و سکنات کا مشاہدہ کیا۔ اللہ تعالی نے یہ ایک عجیب سے مخلوق
بنائی تھی۔ نہ یہ کچھ کھاتی تھی اور نہ ہی سوتی تھی۔ آگ ہی ان کے لیے
سب کچھ تھا۔ آگ ہی سے ان کو توانائی ملتی تھی اور آگ ہی میں وہ
ایک خاص انداز میں پر پھیلا کر آرام بھی کرتے تھے۔ اور میں نے یہ
بھی نوٹ کیا کہ جس گھونسلے پر میری نظر تھی اس کے گرد وہی دو

سونالی نظر آتے تھے جنہوں نے میرے چبوترے پر حملہ کیا تھا۔ شاید یہ انڈے انہی جوڑے کے تھے۔

کوئی دو روز تک مسلسل ان کی نگرانی کرنے کے بعد میں نے انڈہ حاصل کرنے کا ایک پروگرام ترتیب دیا۔ اس پروگرام کا دارومدار میری روحانی پرواز کی رفتار پر تھا۔ چونکہ میری روحانی پرواز کی رفتار ان سونالی پرندوں کے اڑنے کی رفتار سے نسبتاً تیز تھی اس لیے میں نے یہ پروگرام ترتیب دیا تھا۔ اس پر عمل کرنے کا فیصلہ میں نے اس وقت کیا جب وہ پرندے اپنی آرام دہ پرواز میں مگن تھے۔ میں نے اپنے پلان کے مطابق دو لوہے کے چبوترے تیار کیے اور ان کو اچھی طرح کائی میں لتھیڑ کر ان انڈوں کے پاس پہنچ گیا۔ ایک نسبتاً بڑے چبوترے پر میں نے دو انڈوں کو رکھا اور دوسرے چبوترے پر ایک انڈہ۔ پھر خدا کا نام لے کر میں نے دو انڈے والے چبوترے کو اٹھایا

اور بجائے اوپر کی طرف (لوہے کی چٹانوں) کی طرف پرواز کرنے کے میں نے نیچے کی طرف پرواز شروع کردی۔ ابھی کچھ دور ہی گیا تھا کہ دونوں سونالی چیختے چنگاڑتے نمودار ہوئے۔ ان کی آواز سنتے ہی میں نے اپنی رفتار تیز کردی۔ مگر وہ بھی بہت تیز تھے۔ جب مجھے احساس ہوا کہ اب وہ مجھ تک پہنچنے ہی والے ہیں تو میں نے فوراً چبوترے کو الٹ دیا۔ چبوترے کے الٹتے ہی دونوں انڈے تیزی سے نیچے کی طرف گرنے لگے اور دونوں سونالی تیزی سے اس کے پیچھے بھاگے۔ اب میری رفتار کا امتحان تھا۔ میں فوراً اس چبوترے کو چھوڑ کر واپس گھونسلے میں بھاگا۔ اور دوسرے چبوترے کو اٹھا کر جتنی جلدی بھی ہو سکتا تھا بھاگم بھاگ اپنے منتخب مقام پر پہنچنے کی کوشش کرنے لگا۔ میرا منصوبہ کامیاب رہا۔ دونوں سونالی میرے پیچھے نہیں آئے اور میں آسانی سے آگ کی تہہ سے نکل آیا۔ اور پھر احتیاط سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں نے اس چبوترے کو انڈے سمیت اسی کریک سے گزار کر خلاء میں پہنچا دیا۔ اب وہ انڈہ محفوظ تھا۔ مگر میں نے ایک بات نوٹ کی کہ وہ انڈہ آگ سے نکلتے ہی جیسے بجھ سا گیا تھا۔ اس کی اوپری سطح نے ایک خول کی شکل اختیار کر لی تھی۔ بہر حال میں اس کو وہاں چھوڑ کر احتیاط کے طور پر دوبارہ ان سونالی پرندوں کے گھونسلے کی طرف گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اسی طرح چیختے چنگاڑتے ادھر ادھر اڑ رہے تھے۔ شاید ان کو ایک انڈے کی گمشدگی کا علم ہو گیا تھا۔ کچھ دیر ان کی حرکات کا مطالعہ کر کے مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ اس انڈے تک کسی بھی طرح نہیں پہنچ سکتے۔ اس تسلی کے بعد میں اپنی جگہ واپس حاضر ہو گیا۔ سیڈ ھا کو جیسے ہی میں نے یہ خوشخبری سنائی، وہ خوشی سے ناچنے لگا۔ ہم کچھ دیر تک یونہی خوشی مناتے رہے اور پھر بیٹھ کر مستقبل کا منصوبہ تیار کرنے لگے۔ طے یہی پایا کہ ابھی انڈے کو وہاں سے نکالنا

مناسب نہیں اور اب ہمیں جوالا پروہت کے پاس پہنچ کر اسے پکھ سیکھانے پر آمادہ کرنا تھا۔ مگر ایک اور مسئلہ بھی تھا۔ ہم اس کو کیا سیکھانے کا مطالبہ کرتے۔ سیڈھا کا خیال تھا کہ مجھے زیادہ سے زیادہ ہیرے حاصل کرنے کا عمل سیکھنا چاہیے۔ جبکہ مجھے اس عمل سے ہی نفرت تھی۔ بہر حال ہم نے ایک بار پھر چاپڑی سے مشورہ کرنا مناسب سمجھا۔ سیڈھا نے اسی عمل کے ذریعے چاپڑی سے رابطہ قائم کیا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ کوئی انسان سونالی کے اہرام کو حاصل کر سکتا ہے۔" چاپڑی نے حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"حقیقت تو یہ ہے کہ ابھی وہ مکمل طور پر ہماری گرفت میں نہیں ہے۔ ابھی مجھے اس کے لیے راستہ تلاش کرنا ہے تاکہ میں اس اوپر لا سکوں۔ مگر ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم نے یہ راستہ پہلے تلاش کر لیا تو

یقیناً جوالا پروہت انڈہ وزبردستی حاصل کر کے ہمیں طالش سرکار کے حوالے کر دے گا۔" میں نے اپنا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"تم سو فیصد ٹھیک سوچ رہے ہو۔" چاپڑی نے تائید کی۔ اور پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد سوال کیا۔ "اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

"میرا یہ سب کچھ کرنے کا مقصد۔۔۔ جوالا پروہت سے کچھ سیکھنا تھا۔ پہلے تو میں ان کا دل جیت کر ان سے سیکھنا چاہتا تھا مگر اب حالات کچھ ایسے ہو گئے ہیں کہ مجھے نہیں لگتا کہ میں ان کا دل جیت سکوں گا۔ اس لیے اب میں ان کو بلیک میل کروں گا۔ اگر وہ مجھے کچھ سکھائے گے تو ہی، میں اس انڈے کو زمین پر لانے کے لیے تیار ہو جاؤں گا۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ میں اس سے کیا سیکھنے کا تقاضا کروں۔ تم مجھے بتاؤ کہ وہ ایسا کونسا علم ہے جس کے سیکھنے سے میں اتنی طاقت حاصل کر لوں کہ طالش سرکار سے ٹکرا سکوں۔" میں نے اپنا مدعا بیان

کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہوں۔۔۔تو یہ بات ہے۔۔۔۔پہلی بات تو یہ ہے کہ جوالا پروہت سے اس کی مرضی کے بغیر کچھ سیکھنا ناممکن نہیں تو بہت ہی مشکل کام ہے۔ مگر چونکہ تم ناممکن کاموں کو کرنے کا حوصلہ رکھتے ہو تو میں یہ فرض کر لیتی ہوں کہ وہ تمہاری شرطوں پر آمادہ ہو گیا ہے۔ ایسی صورت میں بھی کوئی ایک علم ایسا نہیں ہے جو سب پہ بھاری ہو۔" چاپڑی نے سوچ میں ڈوبے ہوئے جواب دیا۔

"کچھ تو ہوگا۔۔۔جس طرح میں کام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔اس طرح مجھے ہی کسی خاص علم کا مطالبہ کرنا ہے۔" میں نے زور دیتے ہوئے کہا۔

"میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتی مگر ایک علم ایسا ہے جو بہت ریاضت کے بعد حاصل ہوتا ہے۔۔۔اور شاید اسے سیکھ کر تم اس قابل ہو سکو

کہ ان کے مقابلے پر آسکو۔" چاپڑی نے کسی خاص خیال کے آتے ہی فوراً کہا۔ اس کی آنکھوں میں ایک چمک سی تھی۔

"وہ کیا؟" میں اور سیڈھا دونوں ہی یک زبان ہو کر بول پڑے۔

"علم سوہان۔۔۔ یہ ایک ایسا علم ہے جس میں مختلف جانداروں کی تخلیق پر غور کیا جاتا اور راور آخر کار اس کا عالم اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ خود بھی کسی جاندر شے کو تخلیق کر سکے۔ جیسے کوئی بہت ہی زبردست جانور۔۔۔ یا پھر۔۔۔ جادوئی بیر۔۔" چاپڑی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیا انسان کسی جاندار کو تخلیق کر سکتا ہے؟ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔" میں نے حیرت کے سمندر میں غوطہ لگاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کا علم نہیں کہ انسان کیا کر سکتا ہے۔ مگر خود جوالا پروہت اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

طالش سرکار دونوں اس علم کے ماہر ہیں اور اپنے لیے ایسے ایسے ہیرے تخلیق کرتے ہیں کہ ہمیں ان کی طاقتوں کو پوری طرح سمجھنے میں بھی کئی مہینے لگ جاتے ہیں۔ شاید تم اس علم کو سیکھ کر کوئی ایسا ہیرا تخلیق کر سکو۔ جو ان سب پر بھاری ہو۔" چاپڑی نے بہت ہی سنجیدہ انداز میں جواب دیا۔

میرا لیے یہ سب ہضم کرنا بہت مشکل تھا۔ ظاہری بات ہے کہ میں ایک مسلمان تھا اور بحیثیت مسلمان میرا یہ ایمان تھا کہ ہر چیز کا خالق خدا ہی ہے۔ اور وہی تخلیق کا عمل جانتا ہے۔ مگر چاپڑی بڑے اعتماد کے ساتھ بتا رہی تھی کہ طالش سرکار اور جوالا پروہت دونوں ہی اس کے ماہر تھے۔ میرے دماغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ مجھے اپنا ایمان ڈولتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ سیڈھا نے شاید میرے چہرے سے میری اس کیفیت کا اندازہ لگا لیا۔ اس لیے اس نے جلدی سے آگے

بڑھ کر چاپڑی کا شکریہ ادا کر کے رابطہ منقطع کر دیا۔

"سلیمان!۔۔۔اپنے آپ کو سنبھالو۔۔۔ چاپڑی نے وہی کچھ بتایا ہے جو وہ جانتی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ سچ نہ ہو۔۔۔ مگر یہ دنیا عجائب کا گھر ہے یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔" سیڈھا نے مجھے سمجھاتے ہوئے کہا۔ مگر میں اپنی ہی دنیا میں مگن تھا۔ کچھ دیر تک اپنے آپ سے الجھنے کے بعد میں نے اس سوال کو کہ کیا انسان واقعی کوئی تخلیق کر سکتا ہے آنے والے وقت پر ڈال دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اب واپس چلنا چاہیے۔" میں نے سیڈھا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ بات سنتے ہی سیڈھا کے چہرے پہ رونق لوٹ آئی۔

واپسی کا سارا انتظام سیڈھا نے ہی کیا۔ پہلے اس کے کچھ بیروں نے ہمیں سرنگ سے باہر نکالا اور پھر اس کے غلام پرندے تو ڑ چھانے

ہمیں اپنے پروں پر بیٹھا کر اس جزیرے تک پہنچایا جہاں پر سیڈھا کی جھونپڑی تھی۔ جھونپڑی میں پہنچ کر ہم نے فیصلہ کیا کہ ہمیں ایک دن آرام کر کے جولالا پروہت سے ملنا چاہیے۔ اور پھر ہم لوگ کھانا کھانے لگے۔ کھانے سے فارغ ہو کر سیڈھا جنگل کی طرف نکل گیا۔ بقول اس کے، جنگل کے ماحول کو دیکھ کر اور اس میں رہ کر اس کی صلاحیتیں نکھر آتی تھیں۔ فارغ بیٹھنے سے میرے اندر پھر سے وہی خیالی جنگ شروع ہو گئی کہ کیا انسان واقعی تخلیق کا عمل کر سکتا ہے۔ سوچتے سوچتے میرا سر چکرانے لگا۔ اچانک مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ میں عظیم شوالہ کی روح سے اس بارے میں پوچھوں۔ اس خیال کے آتے ہی میں اپنے آپ کو نہ روک سکا اور میں نے فوراً وضو کیا اور روحوں کو بلانے والا عمل شروع کر دیا۔ مگر کافی دیر آوازیں دینے کے باوجود عظیم شوالہ کی روح سے حاضر نہیں ہوئی۔ مجھے معلوم تھا کہ اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

عمل میں صرف اسی صورت میں مطلوبہ روح آتی ہے اگر اس کی اپنی بھی خواہش ہو۔ شاید عظیم شوالہ کی روح مجھ سے ملنا نہیں چاہتی تھی۔ یہ سوچ کر مجھے مزید مایوسی کے اندھیروں نے جکڑ لیا۔ شاید میں ان کی توقعات پر پورا نہیں اترا تھا اس لیے انہوں نے مجھ سے سارے رابطے اور تعلق توڑ دیے تھے۔ اس سوچ سے ہی میں نڈھال ہو کر زمین پر سیدھا لیٹ گیا۔ معلوم نہیں کتنی دیر تک میں اسی حالت میں بے حس و حرکت زمین پر لیٹا رہا تھا کہ مجھے نیند نے آ لیا۔

اگلی صبح سیڈھا نے مجھے بیدار کیا اور پھر ناشتہ بھی کروایا۔ ناشتے کے بعد کچھ دیر تک ہم بیٹھے باتیں کرتے رہے اور پھر میں نے اسے جوالا پروہت کے پاس چلنے کو کہا۔ میرے ذہن میں ابھی تک اس بات کا اثر تھا کہ عظیم شوالہ کی روح نے میری پکار پر میری مدد نہیں کی۔ اس سوچ نے مجھے بے چین کر دیا تھا۔ یقیناً میں نے ان کو مایوس کیا تھا

www.islamiurdubook.blogspot.com

اور اب وقت آ گیا تھا کہ مجھے کچھ کر گزرنا تھا۔

سیڈھا کے ساتھ اسی راستے سے ہم جوالا پروہت کے محل کے سامنے پہنچ گئے جس راستے سے ایکبار پہلے بھی گزرے تھے۔ اس محل کے اندر کے مناظر ویسے ہی تھے۔ حسین لڑکیاں ٹولیوں کی صورت میں ادھر سے ادھر کھیلتی پھر رہی تھیں۔ ہم جیسے ہی اس کمرے میں پہنچے جس میں پہلی بار جوالا پروہت سے ملاقات ہوئی تھی تو ایک طرف کے دروازے سے فوراً ہی ایک خادمہ نمودار ہوئی اور اس نے وہی مشروب ہمیں پیش کیا جو پہلے بھی پی چکے تھے۔ سیڈھا نے تو اسے پینا شروع کر دیا جبکہ میرا دل نہیں چاہ رہا تھا۔ اس لیے میں نے اسے سامنے ایک پتھریلی قیمتی میز پر رکھ دیا۔ ابھی ہمیں بیٹھے چند لمحے ہی ہوئے تھے کہ میں نے سیڈھا کو ایک طرف لڑکھتے دیکھا۔ میں نے جلدی سے اٹھ کر اس کو سنبھالنا چاہا۔ مگر وہ زمین پر گر چکا تھا۔ جب

کالا جادو

ایک ایسی داستان جس میں ایک لڑکا پراسرار طاقتیں حاصل کرنے کے چکر میں ایک جادوگر کے چنگل میں پھنس گیا۔ جس نے اسے اپنے مقاصد کیلئے استعمال کرنا چاہا۔ لیکن اس لڑکے کا ضمیر جاگ اٹھا۔ اپنوں سے برسوں دور رہا۔ مصیبتیں جھیلتا رہا۔

ابھی پڑھئے "اردو رسالہ" پر

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں اس کے قریب گیا تو اسے بے ہوش پایا۔ یقیناً اس مشروب میں بے ہوشی کی کوئی دوا ملی ہوئی تھی۔ ابھی میں اس کی حالت پر غور ہی کر رہا تھا کہ اندر کا دروازہ ایک جھٹکے سے پھر کھلا اور اندر آنے والے دوسرے آدمی کو دیکھ میں اچھل پڑا۔ ان میں ایک تو جوالا پرو ہت ہی تھا مگر دوسرا طالش تھا۔ میرے اچھلنے کی وجہ طالش کا یوں، انسانی روپ میں، ظاہر ہونا تھا۔

"آؤ۔۔۔ آؤ بھئی ھادی!۔۔۔ پتہ نہیں کیوں تمہیں دیکھ کر مجھے ہمیشہ افسوس اور مایوسی ہی ہوتی ہے۔ تم تو ایک بے ضرر چوہے ہو جسے میں جب چاہوں کچل دوں۔" طالش سرکار نے اپنے مخصوص مغرورانہ لہجے میں کہا۔

میں ابھی تک اس کی اس اچانک آمد پر سنبھل نہیں پایا تھا اس لیے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دے سکا۔

"ہاں بھی سلیمان!۔۔۔تم تو سونالی کا انڈہ لینے گئے تھے۔" جوالا پروہت نے مکارانہ انداز میں سوال کیا۔ اب وہ دونوں میرے سامنے صوفے پہ بیٹھ گئے تھے۔ میں ان کے سامنے کچھ اس طرح سے کھڑا تھا کہ جیسے کوئی مجرم یا خادم اپنے آقاؤں کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اس بات کا احساس ہوتے ہی میں فوراً بیٹھ گیا۔ اور پھر میرے اندر کا سرکش انسان جاگ اٹھا۔ میں نے بھی طالش کی طرح ٹانگ کے اوپر ٹانگ رکھ لی۔ میری اس حرکت پر طالش کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"مجھے امید نہ تھی کہ تم دونوں یوں سامنے آ جاؤ گے۔ مگر یہ اچھا ہی ہوا جوالا پروہت، کہ تم نے اپنے اوپر سے مکاری کا یہ لبادہ خود ہی اتار پھینکا۔" میں نے اپنی آواز کو گرجدار بناتے ہوئے ان دونوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے جواب دیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"واہ۔۔بھی۔۔۔خوب۔۔" جوالا پروہت نے باقاعدہ تالی بجائی۔"تم واقعی نڈر انسان ہو۔۔ورنہ یوں موت کے منہ میں بیٹھ کر اتنی بے خوفی سے بات، کوئی عام انسان نہیں کرسکتا۔"

"جوالا پروہت!۔۔میں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔سونالی کا انڈہ میرے پاس ہے مگر اب میں وہ تمہیں نہیں دوں گا۔" میں نے جوالا پروہت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔میری بات سن کر دونوں کو ایک جھٹکا لگا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔" جوالا پروہت نے بے اختیار کہا۔

"میں نے اچھی طرح تمہاری تلاشی لی ہے۔اور وہ انڈہ میرے ساتھ جھونپڑی تو کیا پورے جزیرے میں بھی کہیں نہیں ہے۔"

"ہا۔۔ہا۔۔۔ہا" اب ان کا مذاق اڑانے کی باری میری تھی۔

"تم نے مجھے اتنا ہی بے وقوف سمجھ رکھا ہے کہ میں وہ تمہیں یہاں پر

پلیٹ میں ڈال کر پیش کرنے آجاؤں گا۔" میں نے مزہ لیتے ہوئے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟" جواباً پروہت کی آنکھوں میں حیرت نمایاں تھی۔

"میں ایک آفر لے کر آیا تھا جو طالش سرکار کو دیکھتے ہی خود بخود ختم ہو گئی۔" میں نے سخت لہجے میں جواب دیا۔ "میں چاہتا تھا کہ تم سے کوئی ڈیل کر کے کسی طرح یہ انڈہ تمہارے حوالے کر دوں مگر اب نہیں۔"

"وہ انڈہ کہاں ہے؟" اس بار طالش نے براہ راست پوچھا۔

"یہاں سے بہت دور۔۔۔ زمین کی تہوں میں جہاں سے صرف اور صرف میں ہی اسے نکال سکتا ہوں۔" میں نے ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"مجھے لگتا ہے یہ جھوٹ بول رہا ہے۔" طاش نے جوالا پروہت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو۔۔۔ میں اس سے سیدھا معلوم کرتا ہوں۔" جوالا پروہت نے کہا اور پھر کچھ دیر کے لیے آنکھیں بند کر کے مراقبے کی حالت میں چلا گیا۔ چند لمحوں کے بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے آنکھوں میں حیرت نمایاں تھی۔

"یہ سچ کہہ رہا ہے۔" جوالا پروہت نے عجیب سے لہجے میں کہا اور طاش نے مجھے یوں دیکھا جیسے میرے سر پر سینگ اگ آئے ہوں۔

"یہ ناممکن ہے۔۔۔ سونالی کا انڈہ آج تک کوئی انسان یا جن حاصل نہیں کر سکا۔" طاش جن نے ہیجانی سی کیفیت میں چیخ کر کہا۔

"یہ عام انسان نہیں ہے۔۔۔ طاش سرکار!" جوالا پروہت نے

آہستہ سے کہا۔ اور طالش نے مڑ کر تیز نظروں سے اسے گھورا۔ اور پھر ایک دم سے اچھل کر ہوا میں بلند ہو گیا۔ وہ زمین سے تقریباً چار فٹ بلند تھا۔

"بس حادی!۔۔۔ اب تمہارا کھیل ختم۔۔ اب مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔" اس نے تیز نظروں سے کہا اور جلدی سے کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ اپنا عمل مکمل کرتا۔ جوالا پروہت تیزی سے اٹھ کر اس کے سامنے جھک گیا۔

"طالش سرکار!۔۔۔ مجھے ایک موقع دیجیے۔ سونالی کے انڈے کے لیے میں نے بہت ریاضت کی ہے۔۔۔ صرف ایک موقع۔"

"تم کیا چاہتے ہو؟" طالش کی آنکھوں میں غیض و غضب نمایاں تھا۔

"اس کو میرے حوالے کر دیجیے۔ پہلے میں اس سے وہ انڈہ حاصل

www.islamiurdubook.blogspot.com

کروں گا اور پھر اپنے ہاتھوں سے اس ختم کر دوں گا۔" جوالا پروہت نے باقاعدہ طور پر ہاتھ جوڑ دیے۔

طاش سرکار کے چہرے پر تذبذب کے آثار نمایاں ہو گئے۔ پھر اس نے ادھر ادھر اڑنا شروع کر دیا۔ چند لمحے اسی طرح ادھر ادھر جھومنے کے بعد وہ بولا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں اسے تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ مگر یاد رکھو۔۔۔ یہ حادثی ہے۔۔۔ اور اسے زیادہ مہلت دینا بہت مہنگا بھی پڑ سکتا ہے۔" طاش سرکار نے تیز لہجے میں کہا اور پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اسی طرح ایک تیز چمک کے ساتھ وہ غائب ہو گیا۔

جوالا پروہت تیزی سے اٹھا اور پھر میری طرف منہ کرتے ہوئے بولا۔

"ہاں!۔۔۔ اب تم مجھے سونالی کا انڈ دو دیتے ہو یا پھر میں تمہیں تکلیف

www.islamiurdubook.blogspot.com

پہنچانے کا سامان کروں؟"

"بڑے شوق سے۔۔۔مگر یاد رکھو۔۔۔وہ انڈہ صرف میں ہی حاصل کر سکتا ہوں۔۔کوئی اور نہیں۔اور میں تمہیں ایسے ہرگز نہیں دوں گا۔" میں نے بڑے پراعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"ابھی دیکھ لیتے ہیں۔" جوالا پروہت نے مکاری سے جواب دیا اور پھر کچھ پڑھ کر ہوا میں پھونکا۔میں ایک دم اس کا حملہ روکنے کے لیے تیار ہو گیا مگر جو ہوا وہ بہت ہی عجیب تھا۔جوالا پروہت کی پھونک سے ایک چھوٹی سی مکھی نمودار ہوئی۔اور ادھر ادھر اڑنے لگی۔اس نے مجھ پر حملہ کرنے کی ذرہ سی بھی کوشش نہیں کی۔کچھ دیر تو میں بڑے محتاط انداز میں اس کیطرف دیکھتا رہا اور جب اس نے کافی دیر تک حملہ نہیں کیا تو بے اختیار ہنس دیا۔

"یہ کیا مذاق ہے۔۔جوالا پروہت!۔۔۔میں تو تمہیں بہت توپ چیز

www.islamiurdubook.blogspot.com

سمجھا تھا۔" میں نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ مکھی گولی کی سی رفتار سے میرے پر حملہ آور ہوئی اور اس سے پہلے کہ میں اس کو روک پاتا۔۔۔ اس نے تیزی سے میری گردن پر اپنا ڈنگ مارا اور دو بارہ ہوا میں بلند ہوگئی۔ ایک تیز چبھن نے مجھے آلیا۔ اس کے ساتھ ہی میرا سر چکرایا اور میں بے اختیار اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر بیٹھتا چلا گیا۔ اتنی دیر میں اس مکھی نے دو تین بار مزید ڈنگ مارا۔ اور پھر تو ڈنگ مارنے کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا۔ ہر ڈنگ سے میری تکلیف میں اضافہ ہو رہا تھا اور میں اسے روکنے میں ناکام تھا کیونکہ وہ بہت تیز رفتار تھی۔ میرے جسم کا رواں رواں جیسے پھوڑے کی مانند دکھ رہا تھا۔ میں نے آنکھیں بند کر کے روحانی پرواز کرنے کی کوشش کی مگر تکلیف کی شدت سے میں اپنی توجہ مرکوز نہ کر سکا۔ اور پھر میرے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنی شروع ہوگئی۔

جہاں جہاں وہ مکھی ڈنگ مار رہی تھی۔۔۔وہاں کالے رنگ کے بڑے بڑے دھبے بن رہے تھے اور ان دھبوں سے اتنی شدید تکلیف ہو رہی تھی کہ میرے بیان سے باہر تھی۔ مکھی بار بار حملہ کر رہی تھی اور میرا جسم ان دھبوں سے بھر رہا تھا۔ پھر اچانک جوالا پروہت نے کچھ پڑھ کر پھونکا اور وہ مکھی غائب ہو گئی۔ میرا تکلیف سے بہت برا حال تھا۔ میں تقریباً نیم مردہ سا زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اب تو چیخنے کی بھی طاقت باقی نہیں رہی تھی۔

"اب بھی وقت ہے سلیمان!۔۔۔مجھے اس اسم کے بارے میں بتا دو۔۔۔ورنہ ساری زندگی یہ عذاب جھیلو گے۔" جوالا پروہت نے سفاکانہ انداز میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

"کبھی نہیں۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔" تکلیف کی شدت کے باوجود میری زبان سے یہی نکلا۔

"تمہاری مرضی۔" جوالا پروہت نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور
پھر اس نے زور سے تالی بجائی۔ ایک دروازے سے وہی خادمہ نمودار
ہوئی جو ہمارے لیے مشروب لائی تھی اور جس کو پینے سے سیڈھا ابھی
تک بے ہوش تھا۔

"اس کو اٹھا کر کالے کمرے میں لے چلو۔" جوالا پروہت نے
اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

اس خادمہ نے میری طرف دیکھا اور آگے بڑھ کر مجھے یوں دونوں
ہاتھوں میں اٹھا لیا جیسے میرا وجود روئی کا بنا ہوا ہو۔ اس کے چہرے
سے ذرہ برابر بھی یہ احساس نہ تھا کہ اس نے اٹھارہ بیس سالہ نوجوان
کو اٹھایا ہوا ہو۔ پھر وہ مجھے لیے ہوئے چند دروازوں سے گزرتی
ہوئی ایک دروازے کے سامنے رک گئی۔ پھر اس نے کچھ پڑھ کر
دروازے پر پھونکا اور دروازہ ایک جھٹکے سے کھل گیا۔ اس نے بے

دردی سے مجھے دروازے سے ہی اندر کی طرف اچھال دیا۔ میں زور سے نیچے گرا اور اس طرح گرنے سے میری تکلیف دوچند ہوگئی۔ مجھے اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں نہ ہونے کے برابر روشنی تھی۔ شاید اسی لیے اس کا نام کالا کمرہ رکھا ہوا تھا۔ اس کی دیواروں کا رنگ بھی کالا ہی تھا جو اس کی ہیبتنا کی میں اضافہ کر رہا تھا۔ اور اسے مزید تاریک بنا رہا تھا۔ میرا جسم کسی پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔ اور اس تکلیف میں یہ کالا کمرہ مجھے بہت ہی ڈراونا لگ رہا تھا۔ اتنے میں مجھے جوالا پروہت کی آواز سنائی دی۔

"تم اس وقت تک یہاں رہو گے۔۔۔ جب تک تم مجھے اس انڈے کے بارے میں بتانے پر رضامند نہیں ہو جاتے۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم فوراً تیار ہو جاؤ۔۔۔ یا پھر۔۔۔ ساری زندگی اسی طرح

www.islamiurdubook.blogspot.com

ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اپنے جان دے دو۔۔۔۔ایک بات یاد رکھو۔۔۔ اس کمرے میں تم میری مرضی کے بغیر مر بھی نہیں سکتے۔'' جوالا پروہت نے بڑے سفاکانہ انداز میں کہا اور پھر اس کے قہقہے گونجنے شروع ہو گئے۔ مجھے اس کے قہقہے اپنی سماعت سے گزر کر دماغ میں گھستے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ میں نے محسوس کیا کہ جہاں جہاں پر اس مکھی نے ڈسا تھا وہاں پر موجود سیاہ دھبے بہت آہستہ آہستہ سائز میں بڑے ہوتے جا رہے تھے اور اسی رفتار سے ان کی تکلیف میں اضافہ بھی ہوتا جا رہا تھا۔ میں اس تکلیف کو برداشت کرنے کی اپنی پوری کوشش کر رہا تھا مگر یہ تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی اور میں مسلسل تڑپ رہا تھا۔ پھر پتہ نہیں کب قدرت کو مجھ پر رحم آ گیا کہ میں بے ہوش ہو گیا۔ مجھے دوبارہ ہوش میں لانے والی چیز بھی وہی تکلیف ہی تھی۔ شاید میری قوت مدافعت جواب دے گئی تھی مگر کچھ دیر کی بے ہوشی کے بعد

مجھے پھر ہوش آ گئی اور میری قوت مدافعت نے دوبارہ اس تکلیف سے لڑنا شروع کر دیا۔ یہ تکلیف مجھے ہلکان کیے جا رہی تھے۔ اتنی شدید جسمانی تکلیف میں نے اپنے جسم کے جلنے میں بھی محسوس نہ کی تھی۔ پتہ نہیں کتنی دیر تک میں اپنے آپ سے لڑتا رہا اور پھر میرے اعصاب جواب دینے لگے۔ میں نے ہیجانی انداز میں چیخنا شروع کر دیا اور بس ایک ہی بات دوہرائے جا رہا تھا۔

"میں تمہیں سب کچھ بتانے کے لیے تیار ہوں۔۔۔ خدا کے واسطے مجھے موت دے دو۔۔۔ یا اس تکلیف سے نجات دلا دو۔"

مگر دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا اور پھر مجھ پر دوبارہ غنودگی چھا گئی۔ دوسری بار ہوش آیا تو میں نے اپنے آپکو ایک کمرے میں پایا۔ یہ کمرہ اس کالے کمرے سے مختلف تھا۔ اس کی دیواروں پر سفید پینٹ تھا۔ اور حیرتناک بات یہ تھی کہ میری تکلیف ختم تو نہیں ہوئی تھی مگر

بہت حد تک کم ہوگئی تھی۔ میرے جسم پر وہ کالے دھبے جوں کے توں
موجود تھے بلکہ مجھے کچھ اور بڑے محسوس ہو رہے تھے۔ اب نے
دھبوں سے صرف ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ میں نے فوری طور پر روحانی
پرواز کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ پھر ارتکاز توجہ سے سامنے پڑی میز کو
ہلانے کی کوشش کی مگر اس میں بھی ناکام رہا۔۔ میری تمام قوتیں
سلب ہو چکی تھیں۔ میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے۔ پھر
اچانک مجھے آیت کریمہ یاد آگئی۔ ایک دم سے مجھے ایسا لگا جیسے
تپتے صحرہ میں دور پانی نظر آگیا ہو۔ میں نے بڑے خشوع خضوع
سے آیت کریمہ کا ورد شروع کیا۔ ابھی پہلی بار ہی آیت مکمل کی تھی کہ
ایک تیز درد کی لہر نے مجھے ہلا دیا۔ ان کالے دھبوں سے پھر ویسی ہی
تکلیف شروع ہوگئی تھی اور میرے منہ سے چیخیں نکلنا شروع ہوگئی۔
اسی وقت اس کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور جوالا پروہت نمودار ہوا۔

اس نے میری حالت کو دیکھتے ہوئے فوری طور پر کچھ پڑھ کر مجھ پر پھونکا اور جیسے مجھے قرار آ گیا۔ درد ایک دم ختم گیا اور پھر میں اسی مقام پر پہنچ گیا جس حالت میں میں نے آیت کریمہ کا ورد شروع کیا تھا۔

اس بار آیت کریمہ پڑھنے سے معاملہ الٹا ہو گیا تھا۔

"تم ہزار بار کوشش کر لو۔ اب اس درد سے نجات ممکن نہیں۔" جوالا پروہت نے سفاکی سے قہقہہ لگاتے ہوئے فاتحانہ انداز میں کہا۔

"تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم مجھے سونالی کے انڈے کا پتہ بتا دو۔"

میرے اعصاب چٹخنے والے تھے۔ میں نے سچ بتانے کا فیصلہ کر لیا۔

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ زمین کی چوتھی تہہ میں لوہے کی چٹانوں میں چھپایا ہے میں نے۔" میں نے جلدی سے جواب دیا۔

"اس کو اوپر زمین پر لانے کے کیا طریقہ ہے؟" جوالا پروہت نے

جالمکی سے پوچھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔" میں نے سچ بولا

"دیکھو۔۔۔اب اگر تم نے جھوٹ بولا یا پھر کوئی مکاری کی تو پھر تمہیں واپس کالے کمرے میں ڈال کر میں بھول جاؤں گا۔" جوالا پروہت نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا اور مجھے اپنے جسم میں جھرجھری سے محسوس ہوئی۔ میں واقعی اس کمرے اور اس تکلیف سے بہت خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"خدا کے لیے۔۔۔میری بات کا یقین کرو۔۔۔میں سچ کہہ رہا ہوں۔ ہم نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ اس کو وہاں اس لیے رکھے گے تاکہ تم اگر کسی طرح جان بھی جاؤ تو میری مدد کے بغیر اسے وہاں سے نکال نہ سکو۔ یقین جانو۔۔۔میں نے ابھی تک خود اس کو نکالنے کا راستہ نہیں ڈھونڈا۔" میں نے بے چارگی کے عالم میں التجاء

کرنے والے انداز میں کہا۔

"یہ تو بہت مشکل ہو گئی"۔۔۔ جوالا پروہت کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمودار ہو گئے۔ "کیا تم مجھے نقشہ بنا کر اس کے بارے میں سمجھا سکتے ہو؟" کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے اگلا سوال کیا۔

"کیسا نقشہ۔۔۔ میں تو اپنی روحانی پرواز سے فوراً وہاں پہنچ جاتا ہوں۔ مجھے اس کا اندازہ ہے مگر کوئی خاص رستہ وہاں نہیں جاتا۔" میں بے چارگی سے جواب دیا۔ پھر بڑے خلوص سے بولا۔

"تم مجھے اس مصیبت سے نجات دلا دو۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ چند دنوں میں ہی اسے واپس لے آؤں گا۔" میں نے ان دھبوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے۔"۔۔۔ جوالا پروہت نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہنا شروع کیا "اب تم بھی۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ بقیہ کی

ساری زندگی۔۔ علم زوجیلا استعمال نہیں کر سکتے۔ یہ بھی میری ہی تخلیق کردہ مخلوق ہے جو ایک بار کاٹ لے تو سب سے پہلے انسانی دماغ کا وہ حصہ ختم کرتی ہے جس کا تعلق روحانی علوم سے ہے اور پھر آہستہ آہستہ بقیہ حصہ ختم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کا ڈسا زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک زندہ رہ سکتا ہے اور وہ بھی اگر اس کو عارضی علاج ملتا رہے جو اس تکلیف کو ختم تو نہیں کرتا مگر مختصر وقت کے لیے کم کر دیتا ہے۔ جیسا کہ میں نے ابھی تمہارے سے کہا ہے یہ تکلیف وہ موت اب تمہارا مقدر بن چکی ہے۔۔ کاش۔۔۔ تم مجھے یہ تفصیل پہلے بتا دیتے تو میں شاید تم پر کوئی اور طریقہ استعمال کرتا۔"

یہ تفصیل سن کر میرے دماغ میں گھنٹیاں بجنے لگیں۔ مجھے اپنا دل اور دماغ دونوں ڈوبتے محسوس ہونے لگے۔ اس ڈوبتے ذہن میں جو الاپروہت کے یہ فقرے پگھلائے ہوئے سیسے کی طرح اترتے

چلے گئے۔

"مجھے اب سونالی کے انڈے کو بھولنا ہوگا۔۔۔اور تمہارے لیے بہتر اب یہی ہے کہ تم ہمیشہ کی نیند سو جاؤ۔۔۔اور میں جانتا ہوں کہ تم میرا یہ احسان عالم ارواح میں بھی یاد رکھو گے۔"

جاری ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com